معیار: علمی وتحقیقی مجلّہ, شعبۂ اُردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد، جلد:۱،شمارہ:۲ جولائی-دسمبر ۲۰۰۹ء

اُردو شاعری میں قرآن وحدیث کے اقتباسات

محمد عبدالمقیت شاکر علیمی *

ایک مسلمان کی زندگی قرآن وسنت سے عبارت ہے۔قرآن حکیم نے احکام کی صورت میں اور رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر اپنی پوری زندگی کو نمونۂ عمل بنا کر پیش کیا۔ارشاد خداوندی ہے

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُولِ اللّٰہِ أُسْوَۃٌحَسَنَۃٌ [۳۳ الأحزاب ۲۱]

ترجمہ:(ہر قوم کے لیےاس کے پیشوا رہنما ہوتے ہیں) تمھارے لیے بہترین نمونہ اللہ کے رسول ہیں۔

سورہ حشر میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا آتَاکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوہُ وَمَانَھَاکُمْ عَنْہُ فَانتَھُوا[۵۹ الحشر ۷]

ترجمہ:اور رسول اللہ ﷺ جو تمھیں دیں اسے قبول کرلو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

یہ اسی لیے ہے کہ قرآن زندگی کے ہر شعبے اور علم وفن کی ہر شاخ میں رہنمائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَّا فَرَّطْنَا فِی الکِتَابِ مِن شَیْءٍ[۶ الأنعام ۳۸]

ترجمہ: ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی (سب کچھ لکھ دیا)۔

سورۃ النحل میں ارشاد ہوتا ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ[۱۶ النحل ۸۹]

ترجمہ:اور ہم نے اس کتاب میں ہر چیز بیان کردی۔

علاّمہ جلال الدین سیوطی نے الاتقان فی علوم القرآن میں، زرکشی نے البرھان میں اور علاّمہ رازی نے اپنی تفسیر میں ان علوم وفنون کی نشان دہی کی ہے جو قرآن سے مستنبط ہوتے ہیں۔

علاّمہ سیوطی رقم طراز ہیں:

''میں کہتا ہوں کہ بے شک کتاب اللہ العزیز ہر ایک شے پر مشتمل ہے، انواع علوم کو لیجیے تو اس میں کوئی ایسا باب یا مسئلہ جو

---

* سابق پروفیسر، جناح یونیورسٹی برائے خواتین، ناظم آباد، کراچی۔

کہ اصل الاصول ہو اس طرح کا نہیں ملتا کہ قرآن کریم میں اس پر دلالت کرنے والی بات موجود نہ ہو، مثلاً عجائبِ مخلوقات کا ذکر اس میں ہے، آسمان اور زمین کی مخفی قوتوں کا بیان اس میں ہے، افق اعلیٰ اور تحت الثریٰ میں جو بات پائی جاتی ہے اس کے ذکر سے بھی قرآن خالی نہیں، ابتدائے آفرینش کا بیان اس میں ہے، نامی نامی رسولوں اور فرشتوں کے نام وہ بتاتا ہے، گزشتہ اقوام کے قصّوں کا ماحصل اور ان کا خلاصہ قرآن نے بیان کر دیا ہے......اور قرآن ہی میں انسان کی آفرینش کی ابتدا سے لے کر اس کی موت تک کے حالات، اور قبضِ روح کی کیفیت، قبض کے بعد روح سے جو سلوک ہوتا ہے اس کا بیان وغیرہ اس میں ہے'' ۱

بلا شبہ مسلمانوں کی معاشرت، ہمارے علوم وفنون اور تہذیب وثقافت، سوچ اور فکر سب قرآن وحدیث سے ہی روشنی پاتے ہیں۔ہم اپنی روز مرہ کی زندگی میں بے شمار الفاظ استعمال کرتے ہیں جو قرآن وحدیث ہی سے ہماری زبان میں آئے ہیں ،مثلاً بسم اللہ، الحمد للہ، ماشاءاللہ، سبحان اللہ، استغفر اللہ، واللہ، للہ فی للہ، بارک اللہ، مرحبا، انا للہ وغیرہ بہت سارے الفاظ ہیں جو قرآن وحدیث سے من وعن آئے ہیں، اور بہت سی اصطلاحیں ہیں کہ ان کے معنی کو خوب سمجھتے ہیں اور بے تکلف استعمال کرتے ہیں۔

جہاں تک شعر وسخن کا تعلق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کا سرمایہ اگرچہ شعر نہیں تاہم عربی وفارسی اور اردو شاعری پر قرآن و حدیث کے اثرات مختلف النوع مرتب ہوئے ہیں۔الفاظ ومحاورات، ضرب الامثال، اصطلاحات وتلمیحات، تشبیہات واستعارات، صنائع بدائع اور مضامین کی صورت میں مسلسل مرتب ہوتے چلے آرہے ہیں۔اردو شاعری میں ابتداء سے اب تک ہر دور میں ہر شاعر نے قرآن و حدیث سے لاشعوری طور پر استفادہ کیا ہے۔البتہ بعض شعراء نے شعوری کوششیں کی ہیں۔اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، استاد محترم پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں اور والد محترم مولانا محمد عبد العلیم ندوی نور اللہ مرقدھم کا فیضان اور تربیت ہے کہ ناچیز کو ادب کے حوالے سے کام کرنے کا موقعہ ملا۔علماء کرام قرآن وحدیث کا مطالعہ استنباطِ مسائل کے لیے کرتے ہیں مگر ہم نے فنونِ ادب وشعر کے لحاظ سے مطالعہ کیا ہے، بلا شبہ قرآن کریم معجزہ ہے اور دوسرے درجے میں حدیث ہے۔

ہم نے اردو شاعری پر قرآن وحدیث کے اثرات کو بیان کرنے کے لیے اپنے مقالے میں قرآن وحدیث کے مضامین، الفاظ و محاورات، تلمیحات، اصطلاحات، صنائع بدائع اور تضمین واقتباسات کو بیان کیا ہے سر دست یہاں اقتباسات سے متعلق حصے کو بیان کرتے ہیں۔

عربی، فارسی اور اردو میں ابتدا ہی سے قرآن وحدیث کے ٹکڑے تواتر کے ساتھ نظم کرنے کا رواج چلا آرہا ہے کم وبیش ہر شاعر کے یہاں اس قسم کے اشعار مل جائیں گے۔ہمارے دور کے نقاد، ایسے اشعار کو جن میں قرآن وحدیث کے کسی جز کو نقل کر دیا ہو تلمیح یا تضمین کہہ دیتے ہیں، چناں چہ سید عابد علی عابد نے ''تلمیحاتِ اقبال'' میں ایسے اشعار بھی لیے ہیں جن میں قرآن کریم کے ٹکڑے موجود ہیں۔علماء معنی وبیان نے تلمیح، تلمیع اور اقتباس کو الگ الگ صنعتوں میں شمار کیا ہے۔دراصل ان تینوں میں بہت باریک سا فرق ہے اسی لیے یہ غلطی عام طور پر ہو جاتی ہے۔

علم بدیع میں تلمیع اس صنعت کو کہتے ہیں کہ کلام میں مختلف زبانوں کو جمع کیا جائے، فارسی، عربی یا اور دوسری زبانوں کے جملے نظم کیے جائیں۔اس لفظ کی حقیقت یہ ہے:

لَمَعَ. لَمْعاً وَ لَمَعَانًا وَ لُمُوْعاً لَمِیْعاً وَ تِلِمّاعاً . اَلبَرَقُ کے ساتھ بجلی کا چمکنا، تَلَا مِیْعٌ اس کی جمع آتی ہے۔ چناں چہ اَلتَلمِیْع کہتے ہیں گھوڑے کے جسم پر اس کے اصلی رنگ کے مخالف داغ کو۔ اسی سے مُـلَمَّعُ ہوا، مُـلَمَّع اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے جسم پر دوسرے رنگ کے داغ دھبے ہوں۔ اس کے بعد یہ لفظ اس برتن پر بولا جانے لگا جو تانبے، پیتل یا دوسری کسی دھات سے بنا ہوا اور اس پر چاندی یا سونے کا غلاف چڑھا ہو، انھیں معنی کے سبب علم بدیع میں اس کی تعریف یہ ہوگئی:

کلام میں زبان ہائے مختلف کو جمع کریں اگر ایک شعر ہو تو دو زبانیں اور خمسہ میں پانچ اور غزل وغیرہ میں ایک شعر زبان اردو میں دوسرا فارسی میں تیسرا عربی میں وقس علیٰ ہذا۔[۲]

اس کو ذولسانین اور ذولغتین بھی کہتے ہیں۔ البتہ تلمیح میں کسی مشہور واقعہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ عربی میں تَلمِیْحاً الی الشئی کا مطلب ہی اشارہ کرنا ہے۔ لیکن اقتباس ان سے الگ ہے۔

قَبَسٌ یَقْبِسُ قَبْساً(ضَرَبَ سے)، آگ کا شعلہ یا چنگاری جو شعلہ سے لی جائے، روشنی حاصل کرنا، استفادہ کرنا۔ اِقْتَبَسَ مَنهُ العِلمِ اَوِالنَّهَارَ. اس سے علم لیا یا آگ سلگائی۔ محاورہ ہے اَقْبَسْتُهُ نَا رًا اَوْعِلْمًا میں نے اسے آگ دی یا علم سکھایا۔[۳]

قرآن مجید میں یہ لفظ یوں استعمال ہوا ہے:

اِذْ رَأَی نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا اِنِّی آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّی آتِیکُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى [۲۰ طه ۱۰]

ترجمہ: (حضرت موسیٰؑ نے) ایک آگ دیکھی سو اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم ٹھہرے رہو میں نے آگ دیکھی ہے شاید اس میں سے تمھارے پاس کوئی شعلہ لاؤں یا (وہاں) آگ کے پاس رستے کا پتا مل جائے۔

سورۃ النمل میں ارشاد ہوتا ہے

أَوْ آتِیكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ [۲۷ النمل ۷]

ترجمہ: یا سلگتا ہوا انگارا تمھارے پاس لاتا ہوں کہ تم سینکو۔

روشنی حاصل کرنے کے معنی میں سورۃ الحدید کی آیۃ دیکھیے:

یَوْمَ یَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِینَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِیلَ [۵۷الحدید ۱۳]

ترجمہ: اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے (پل صراط پر) کہیں گے (ذرا) ہمارا انتظار کرلو کہ ہم بھی تمھارے نور سے روشنی حاصل کرلیں۔

علمائے بیان و بدیع نے اقتباس کو مخصوص کیا ہے قرآنِ مجید کی آیات اور احادیث کو شعر میں نظم کرنے سے۔

علامہ سیوطیؒ اقتباس کی تعریف میں لکھتے ہیں:

''اقتباس اس کو کہتے ہیں کہ قرآن کے کسی حصہ کو نظم یا نثر میں تضمین کرلیں، مگر اس طرح کہ خارجی کلام کے ساتھ اس طریقے سے شامل کردیں گویا وہ قرآن کے الفاظ بھی اسی کلام میں سے ہیں، یعنی اس کے آغاز میں قال اللہ یا اس طرح کے دوسرے امتیاز پیدا کرنے والے کلمات نہ بڑھائے جائیں، کیوں کہ ایسی صورت میں وہ اقتباس نہیں رہتا۔[4]

بحر الفصاحت میں اس کی تعریف اس طرح پر ہے:

''کوئی آیت یا جزو آیت کلامِ الٰہی کی یا حدیث لائی جائے تو اس کو اقتباس کہتے ہیں، اور فرق تضمین و اقتباس میں یہی ہے کہ تضمین ہر ایک شاعر کے کلام کو اپنے کلام میں موزوں کرنے کو کہتے ہیں اور اقتباس صرف کلام ربانی یا حدیث کے موزوں کرنے سے عبارت ہے۔'' [5]

مولانا ذوالفقار علی دیوبندیؒ تذکرۃ البلاغت میں اقتباس کی تعریف میں رقم طراز ہیں:

''اقتباس کے یہ معنی ہیں کہ قائل اپنے کلام میں کوئی آیت قرآن مجید کی یا حدیث شریف اس طرح سے لاوے کہ سیاق کلام سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ بھی اسی کا کلام ہے یعنی اس میں یہ اشارہ نہ ہو کہ وہ آیت قرآن شریف کی یا حدیث کی ہے اور اگر کلام میں اس طرح کا اشارہ ہوگا تو اقتباس نہیں کہلاوے گا''۔[6]

نثر میں جب ہم قرآن وحدیث سے اقتباس لیتے ہیں تو من وعن پوری آیت یا پورا جز لے لیتے ہیں لیکن شاعری میں قرآن وحدیث کی آیات یا اجزاء بعینہ نہیں لائے جاسکتے، وہاں ضرورت شعری کا لحاظ کرنا پڑتا ہے، اور ان کے مطابق تصرف کرنا پڑتا ہے، تقدیم وتاخیر الفاظ سے یا کہیں الفاظ کی کمی وبیشی سے وزن پورا کیا جاتا ہے۔ اس لیے قدرتی طور پر اس کے مباح وغیر مباح ہونے کی بحث نکل آتی ہے۔ اس ضمن میں علّامہ سیوطی کہتے ہیں:

''مالکیہ نے اس کو حرام کہا ہے، اور ایسی حرکت کرنے والے کی نسبت بہت برے خیال کا اظہار کیا ہے۔ لیکن ہمارے مذہب والوں (شافعیہ) میں سے نہ تو متقدمین نے اور نہ متاخرین کی اکثریت میں سے کسی نے بھی اس کو ناجائز قرار نہیں دیا۔ باوجودیکہ ان کے زمانے میں قرآن سے اقتباس کرنے کا زور شور رہا اور قدیم وجدید شاعروں نے اسے برابر استعمال کیا، البتہ متاخرین کی ایک جماعت نے اس کی ضرور روک ٹوک کی ہے''۔[7]

علّامہ سیوطیؒ آگے فرماتے ہیں:

الشیخ عز الدین بن عبد السلام فأجازه، واستدل له بما ورد عنه صلى الله عليه وسلم من قوله فی الصلاة وغيرها وجهت وجهی الخ وقوله اللهم فالق الا صباح وجاعل الليل سكناً والشمس والقمر حسباناً، أقض عنی الدين وأغننی من الفقر. وفی سياق كلام لأبی بكر: وسيعلم الذين ظلموا أی منقلب ينقلبون. وفی آخر حديث لابن عمر قد كان لكم فی رسول الله أسوة حسنة انتهى. وهذا كله انما يدل علـى جـوازه فی مقام المواعظ والثناء والدعاء، وفی النثر، ولا دلالة فيه على جوازه فی الشعر وبينهما

فرق.

''شیخ عز الدین بن عبدالسلام سے اس کی نسبت دریافت کیا گیا کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟ تو انھوں نے اس کو جائز قرار دیا اور اس پر ان احادیث سے استدلال کیا جن میں آیا ہے کہ سرورعالم ﷺ نماز میں وَجَّهْتُ وَجْهِي، الآیۃ ۸ کو شریک نیت فرماتے تھے، یا آپ نے دُعا کے موقع پر فرمایا اللّٰهُمَّ فَالِقَ الاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ ۹ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ایک بیان میں سیاقِ کلام کے مابین آیا ہے: وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ اور اسی طرح حضرت ابن عمرؓ کی ایک حدیث کے آخر میں آیا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. ۱۰

جہاں تک نثر کا تعلق ہے تو اس میں قرآنی آیت یا حدیث من وعن استعمال ہو جاتی ہے اس لیے اس میں مباح و غیر مباح کا سوال ہی نہیں اٹھتا، مسئلہ اشعار کا ہے کہ اس میں اوزان کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ قرآن شعری اوزان پر نہیں ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ شاعر تھے اس لیے حدیث کا سرمایہ بھی شعری اوزان پر نہیں ہے، سورۃ یٰسین میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ [۳۶ یٰس ۶۹]

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا اور نہ یہ آپ کے شایانِ شان ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر میں کہتے ہیں:

قوله : وَمَا يَنبَغِي لَهُ قلنا : قال قوم ما كان يتأتى له ، وآخرون ما يتسهل له حتى أنه ان تمثل بيت شعر سمع منه مزاحفاً يروى أنه كان يقول صلى الله عليه وسلم : ويأتيك من لم تزود بالأخبار . وفيه وجه أحسن من ذلك وهو أن يحمل ما ينبغي له على مفهومه الظاهر وهو أن الشعر ما كان يليق به ولا يصلح له .

ترجمہ: وَمَا يَنبَغِي لَهُ کی تفسیر میں بعض لوگ کہتے ہیں ما کان یتأتی له ، (آپ کے لیے شعر درست نہیں) اور دوسرے بعض لوگ ما يتسهل له (آپ کے لیے آسان نہیں) سے تفسیر کرتے ہیں، یہاں تک کہ آپ ﷺ بہ طور تمثیل بھی شعر پڑھتے تو وزن بدل دیتے تھے، یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ ویأتیک من لم تزود بالأخبار پڑھا کرتے (حال آں کہ اصل مصرعہ ہے ویأتیک بالأخبار من لم تزود) اور اس میں ایک وجہ زیادہ اچھی یہ ہے کہ آیت کو اپنے ظاہری مفہوم پر رکھا جائے، کہ شعر آپ ﷺ کے شایانِ شان اور مناسب حال نہیں۔ ۱۱

آپ ﷺ نے خود بھی شاعر ہونے کی نفی کی ہے، حدیث میں ہے:

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ انَّ فُلَانًا بْنَ فُلَانٍ هَجَانِي وَهُوَ يَعْلَمُ أَنِّي لَسْتُ بِشَاعِرٍ فَأَهْجُوهُ فَالْعَنْهُ عَدَدَ مَا هَجَانِي أَوْ مَكَانَ مَا هَجَانِي [مشكل الآثار للطحاوی]

ترجمہ: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا اللہ! فلاں ابن فلاں نے میری ہجو کی ہے اور وہ جانتا ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں کہ جواباً اس کی ہجو کروں، لہٰذا اس نے جتنی بار میری ہجو کی ہے تو اتنی بار اس پر لعنت فرما۔[۱۲]

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا أُبَالِی مَا أَتَیْتُ اِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِیمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِی [سنن أبی داود ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عَمْرِو بن الْعَاصِؓ]

ترجمہ: اگر میں تریاق پیوں یا گنڈا لٹکاؤں یا اپنی طرف سے شعر کہوں تو پھر مجھے کوئی بھی برا کام کرنے کی پروا نہیں۔[۱۳]

(تریاق کی مذمت اس لیے ہے کہ اس میں سانپوں کا گوشت ڈالا جاتا تھا جو حرام ہے۔ معالم السنن)۔

تمیمہ: چتکبرے مہرے جو عرب جوڑ کر بچوں کے گلے میں لٹکاتے تھے کہ نظر نہ لگے۔ النھایہ)

اب رہی یہ بات کہ آپﷺ تمثیلاً بھی جب شعر پڑھتے تھے تو اس کا وزن توڑ دیتے تھے جیسا کہ امام رازی کا بیان گزرا ہے۔ اس ضمن میں امام جصاصؒ نے احکام القرآن میں، ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں، حافظ ابن کثیر اور سیوطی وغیرہ نے اپنی اپنی تفاسیر میں حضرت قتادہؓ کی روایت سے استدلال کیا ہے، امام عبدالرزاق صنعانیؒ نے اپنی تفسیر میں یہ حدیث بیان کی ہے:

عن معمر، عن قتادة ، فی قوله تعالی : (وما علمناه الشعر) قال : بلغنی أن عائشة سئلت: أكان النبی صلی الله علیه وسلم یتمثل بشیء من الشعر ؟ قالت : كان الشعر أبغض الحدیث الیه ، قالت : ولم یتمثل بشیء من الشعر الا ببیت أخی بنی قیس تعنی طرفة :

ستبدی لک الأیام ما كنت جاهلا

ویأتیک بالأخبار من لم تزود

فجعل یقول : و یأتیک من لم تزود بالأخبار فقال أبو بكر : لیس كذلک یا رسول الله ، فقال : انی لست شاعرا ولا ینبغی لی [تفسیر القرآن]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ بھی صرف ایک ہی شعر پڑھا کرتے تھے اور اس کو بھی **ویأتیک بالأخبار من لم تزود** کی بجائے **ویأتیک من لم تزود بالأخبار** پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض بھی کیا کہ یا رسول اللہ اس طرح نہیں ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں شاعر نہیں ہوں اور نہ ہی شاعری میرے لیے مناسب ہے۔[۱۴]

اسی طرح حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں آیۃ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنبَغِی لَهُ کے ذیل میں طویل بحث کی ہے، ہم یہاں اس کو بیان کرتے ہیں تا کہ پوری طرح وضاحت ہو سکے، فرماتے ہیں:

عن الشعبی أنه قال: ما وَلَد عبد المطلب ذكرًا ولا أنثی الا یقول الشِّعر، الا رسول الله صلی الله علیه وسلم. ذكره

ابن عساکر فی ترجمة عتبة بن أبی لهب الذی أکله السَّبُع بالزرقاء .قال ابن أبی حاتم: حدثنا أبی، حدثنا أبو سلمة، حـدثنا حماد بن سلمة، عن علی بن زید، عن الحسن هو البصریقال: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یتمثل بهذا البیت:

کَفَی بالاسْلام والشیْب للمرْء نَاهیًا

فقال أبو بکر: یا رسول الله:

کَفی الشیب والاسلام للمرء ناهیًا

قـال أبـو بـکر، أو عمر: أشهد أنک رسول الله، یقول الله: وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِی لَهُ .[تفسیر القرآن العظیم۔ لابن کثیر]

ترجمہ: حضرت امام شعبیؒ فرماتے ہیں اولادِ عبدالمطلب کا ہر مرد اور عورت شعر کہنا جانتا تھا مگر رسول اللہ ﷺ اس سے کوسوں دور تھے (ابن عساکر نے عتبہ ابن ابی لہب کے ذکر میں کیا ہے)۔

ایک بار اللہ کے پیغمبر نے یہ بیت پڑھا:

کَفَی بالاسْلام والشیْب للمرْء نَاهیًا

اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا حضور! یہ اس طرح نہیں بلکہ یوں ہے:

کَفی الشیب والاسلام للمرء ناهیًا

پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہی یا حضرت عمرؓ نے فرمایا، بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے صحیح فرمایا: وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِی لَهُ .[ابن أبی حاتم].

دلائل بیہقی میں ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ عباس ابن مرداس سلمیؓ سے فرمایا تم نے ہی تو یہ شعر کہا ہے:

أتجعل نَهبی ونَهْب　　　　العُبَید بین الأقرع وعیینة

انھوں نے کہا حضور دراصل یوں نہیں یوں ہے　　　　بین عیینة و الأقرع

آپ ﷺ نے فرمایا چلو سب برابر ہے مطلب تو فوت نہیں ہوا، ۱۵

ان احادیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ جب اشعار پڑھتے تھے اس کا وزن توڑ دیا کرتے تھے، لیکن بہت سی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے صحیح اوزان کے ساتھ شعر پڑھا ہے۔ مثلاً صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر کے موقعہ پر صحابۂ کرام کے ساتھ اینٹیں اٹھاتے جاتے تھے اور یہ پڑھتے جاتے تھے:

هَـذَا الْـحِـمَـالُ لاَ حِـمَـالَ خَیْـبَـرْ

هَـــذَا أَبَــــرُّ رَبَّــنَـــا وَأَطْهَــــرْ

یہ بوجھ خیبر کے بوجھ جیسا نہیں بلکہ اے ہمارے رب! یہ بوجھ اٹھانا تو بڑا نیک اور پاکیزہ کام ہے۔

اللّٰهُمَّ اِنَّ الأَجْرَ أَجْرُ الآخِرَهْ
فَارْحَمِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

اے اللہ! حقیقی اجر تو آخرت کا اجر ہے تو انصار ومہاجرین پر رحم فرما۔

یہ شعر اس طرح بھی مروی ہے:

أَلاَ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

اس کے جواب میں صحابۂ کرام فرمارہے تھے:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الاِسْلاَمِ مَا بَقِينَا أَبَدًا [16]

اسی طرح بخاری میں ہے کہ غزوۂ خندق کے موقع پر آپ یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

اللّٰهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ اِنْ لاَقَيْنَا
اِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَ اِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

اسی طرح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے:

أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللّٰهَ بَاطِلُ

شاعر لبید نے کیا خوب کہا ہے۔ آگاہ رہو ہر چیز جو اللہ تعالی کے علاوہ ہے باطل ہے۔ [17]

دوسرا مصرعہ یہ ہے وَكُلُّ نَعِيمٍ لا مَحَالَةَ زَائِل یعنی ہر نعمت ضرور ختم ہونے والی ہے۔

کنز العمال میں شعرِ محمود اچھے شعر کے تحت یہ روایت نقل ہوئی ہے:

عن عبد الله بن عبيد الله بن عمير عن أبيه عن لبيد الشاعر أنه قدم على أبى بكر الصديق فقال : ألا كل شئ ما خلا الله باطل فقال : صدقت ، قال : (وكل نعيم لا محالة زائل) فقال : كذبت عند الله نعيم لا يزول ، فلما ولى قال أبو بكر : ربما قال الشاعر : الكلمة من الحكمة.

ترجمہ: عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر اپنے والد سے وہ شاعر لبید سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آیا اور یہ مصرعہ پڑھا: أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلُ آپ نے فرمایا: تونے سچ کہا، اس کے بعد کہا وَكُلُّ نَعِيمٍ لا مَحَالَةَ زَائِلُ آپ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے یہاں نعمتیں ختم نہیں ہوتیں، جب وہ چلا گیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا بعض دفعہ شاعر حکمت کی بات کہہ دیا کرتا ہے۔[۱۸]

اب رہا یہ سوال کہ قرآن کی آیات یا حدیث میں کس درجہ تصرف کیا جاسکتا ہے۔اس کا جواب اوپر دی گئی مثالوں سے واضح ہوجاتا ہے۔حدیث میں یہ دُعا بھی آتی ہے:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ : اللَّهُمَّ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْکَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْکَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْکَ ، وَأَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْکَ ، رَهْبَةً مِنْکَ ، وَرَغْبَةً إِلَيْکَ ، لا مَلْجَأَ ولا مَنْجَا مِنْکَ إِلَّاإِلَيْکَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِکَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَنَبِيِّکَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ، فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ غُفِرَ لَهُ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، إِلَّاثَوْرٌ ، وَلاَ عَنْ ثَوْرٍ ، إِلَّايَحْيَى ، تَفَرَّدَ بِهِ وَلَدُهُ عَنْهُ[الْمُعْجَمُ الصَّغِيْرُ لِلطَّبْرَانِيِّ]

اس میں ایک سورۃ الانعام کی آیۃ ۷۹ سے اقتباس ہے اوردوسرا سورۃ غافر کی آیۃ ۴۴ سے ہے۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اور وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ

اس میں دیکھیے وَأُفَوِّضُ أَمْرِي کی جگہ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي استعمال ہوا ہے۔یہ تو نثر ہی ہے لیکن شاعری میں وزن کا الحاظ رکھتے ہوئے ردّوبدل یا تقدیم تاخیر ناگزیر ہوجاتی ہے۔مثلاً یہ آیت ہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [۲البقرۃ ۲۰۱]

اکثر شعراء نے اس آیت سے اقتباس لیا ہے، عطّار کہتے ہیں:

گفتم ایں بد خلاف در توحید
وقنا ربّنا عذاب النّار

شیخ سعدی فرماتے ہیں:

زینہار از قرین بد زنہار
وقنا ربّنا عذاب النّار

فرق صاف ظاہر ہے۔غالبؔ اور جوشؔ نے بھی یہی باندھا ہے، اشعار آگے آتے ہیں۔

مولانا جامی کا شعر ہے:

شبِ وصل است و طے شد نامۂ ہجر
سَلَامٌ هِـیَ حَتّٰـی مَـطْـلَـعِ الْـفَـجْـر

سَلَامٌ هِیَ حَتَّی مَطْلَعِ الْفَجْرِ[القدر]
لیکن حافظ کے شعر میں یہ تصرف ہے۔

شب قدر است و طے شد نا مۂ ہجر
سـلام فیـه حتـی مـطـلـع الـفـجـر

بات یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں تصرف اسی حدتک جائز ہے کہ معنی میں فرق نہ آئے جیسا کہ دلائل بیھقی کی روایت میں گزرا ہے کہ آپ ﷺ نے عباس ابن مرداس سلمیؓ سے فرمایا''مطلب تو فوت نہیں ہوا''۔

"قال اشرف اسماعیل بن المقری الیمنی صاحب مختصر الروضة فی شرح بدیعته: ما کان منه فی الخطب والمواعظ ومدحه صلی الله علیه وسلم وآله وصحبه ولوفی النظم فهومقبول، وغیره مردود. وفی شرح بدیعته من حجة الاقتباس: ثلاثة أقسام: مقبول، ومباح، ومردود. فالأول ما کان فی الخطب والمواعظ والعهود، والثانی ما کان فی الغزل والرسائل والقصص، والثالث علی ضربین: أحدهما ما نسبه الله الی نفسه، ونعوذ بالله ممن ینقله الی نفسه کما قیل عن أحد بنی مروان أنه وقع علی مطالعة فیها شکایة عماله ان الینا ایابهم ثم ان علینا حسابهم والآخر تضمین آیة فی معنی هزل، ونعوذ بالله من ذلک"

''اشرف اسمٰعیل بن المقری الیمنی مؤلف کتاب "مختصر الرّوضه" نے اپنی شرح بدیعه میں بیان کیا ہے کہ وعظ، خطبے، مدحِ رسول اللہ ﷺ اور منقبت آل واصحاب میں جو اقتباس وتضمین قرآن سے کی جائے خواہ نظم میں ہو یا نثر میں سب مقبول ہے،اس کے سوادوسری صورتوں میں بالکل مردود۔

اسی شرح بدیعه میں ہے کہ اقتباس کی تین قسمیں ہیں۔مقبول، مباح اور مردود۔پہلی قسم وہ اقتباس ہے جو خطبوں، وعظوں اور عُہود(یعنی فرمانوں اور عہد ناموں) میں کیا جاتا ہے۔دوسری قسم اس اقتباس کی ہے جو غزل خطوط اور قصص میں کیا جاتا ہے۔ اور تیسری قسم مردود ہے۔اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک تو اس کلام کا اقتباس کرنا جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف فرمائی ہے اور نعوذ باللہ اس کو کوئی بشر اپنی ذات کی طرف منسوب کرے جیسا کہ خاندانِ بنی مروان(بنی اُمیہ) کے ایک حکمران کے لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے ایک عرض داشت پر جس میں اس کے عاملوں کی شکایت کی گئی تھی یہ جواب میں لکھا تھا اِنَّ اِلَیْـنَـا اِیَـابَهُـمْ ثُـمَّ اِنَّ عَـلَیْنَا حِسَابَهُمْ (ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا، پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے)۔

اوردوسری قسم یہ ہے کہ کسی آیت کونعوذ باللہ منہ ہزل کے معنی میں استعمال کرے"۔۱۹

بہر حال ہم دیکھتے ہیں عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں تواتر کے ساتھ شعراء قرآن وحدیث سے اقتباس کرتے آئے ہیں۔ یہاں عربی وفارسی سے چند مثالیں پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہوسکے کہ اس صنعت کا استعمال عام تھا، نیز یہ بھی اس سے معلوم ہوگا کہ شعراء کس قسم کا تصرف روارکھتے تھے۔

حضرت حسان بن ثابتؓ فرماتے ہیں:

فـأمسـى سـراجـاً مستنيـراً وهـاديـاً

يـلـوح كـمـا لاح الـصـقيـل الـمهـنـد

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے جس سے ہر شخص روشنی حاصل کرسکتا ہے، اس کے علاوہ آپ کو ہادی برحق بنا کر بھیجا کہ آپ نور ہدایت سے تمام دنیا کو راہِ راست پر لاسکیں، آپ بحثیت ایک روشن چراغ کے اس طرح چمکتے ہیں جیسے ایک اچھی صیقل کی ہوئی تلوار چمکتی ہے۔۲۰

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا [۳۳ الاحزاب ۴۶]

ترجمہ: اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو بھیجا بتانے والا، خوش خبری سنانے والا، ڈرانے والا اور اللہ کی طرف بلانے والا اس کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ بنایا۔

حضرت حسان بن ثابتؓ نے رسول ﷺ کے مرثیے میں جو اشعار کہے ہیں اس میں یہ شعر بھی ہے

عـزيـزٌ عـلـيْـهِ أنْ يَـحِيدُوا عن الهُدَى

حَـريـصٌ عـلـى أن يَستـقيموا ويَهْتَدوا

یعنی وہ ذات جس پر اپنی قوم کا ہدایت سے انحراف شاق گزرتا تھا اور جو ان کی ہدایت واستقامت میں حریص تھی، وہ (رسول ﷺ) اپنے لوگوں پر بڑے مہربان تھے، ان سے پہلوتہی نہیں کرتے تھے اور پیار ومحبت سے ان کی طرف جھکے جاتے تھے اور درگزر کرتے تھے۔۲۱

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

لَقَدْ جَائكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ

رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ [۹ التوبة ۱۲۸]

ترجمہ: تمھارے پاس ایک ایسے پیغمبر آئے ہیں جو تمھاری جنس سے ہیں، جن کو تمھاری مضرت کی باتیں نہایت ہی شاق گراں گزرتی ہیں، جو تمھاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں اور ایمان والوں کے ساتھ تو بڑے شفیق ومہربان ہیں۔

عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ کا یہ شعر دیکھیے:

انّی تفرّست فیکَ الخیرَ أعرفهُ

واللهُ یعلمُ أنْ ما خاننی البصرُ

میں آپ کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ آپ کے اندر وہ تمام خوبیاں ہیں جس کا مجھے علم ہے۔ اور اللہ جانتا ہے کہ میری نظر نے خطا نہیں کی۔[۲۲]

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ [۴۰ غافر ۱۹]

ترجمہ: وہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان (باتوں) کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں۔

علاّمہ سیوطیؒ نے امام القاسم رافعیؒ کے اشعار نقل کیے ہیں، ایک شعر دیکھیے:

الملک للہ الذی عنت الوجو

ہُ لہ وذلت عندہ الأرباب

ملک اسی خدا کا ہے جس کے سامنے چہروں کا رنگ فق ہو جاتا ہے اور بڑے بڑے ملک و مال والے ذلیل و خوار ہیں۔[۲۳]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ [۲۰ طه ۱۱۱]

ترجمہ: اور (اس روز) تمام چہرے اس حیّ وقیّوم کے سامنے جھکے (ذلیل) ہوں گے۔

سیوطی نے امام بیہقی کے حوالے سے احمد بن محمد بن یزید کے یہ شعر نقل کیے ہیں:

سل اللہ من فضلہ واتقہ

فان التقی خیر ما تکتسب

ومن یتق اللہ یصنع لہ

ویرزقہ من حیث لا یحتسب

خدا سے اس کا فضل طلب کر اور اس سے ڈر کیوں کہ خدا سے ڈرنا بہت اچھی کمائی ہے۔

جو شخص خدا سے ڈرتا ہے خدا اس کی کارسازی کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔[۲۴]

ان اشعار میں ذیل کی آیات سے اقتباس ہے:

وَاسْأَلُواْ اللّهَ مِن فَضْلِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا [۴ النساء ۳۲]

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی درخواست کیا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ[۶۵ الطلاق ۳]

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے راہیں نکال دیتا ہے، اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

علاّمہ ابن خلدون کا شعر ہے:

هـــب لـــی شـــفـــاعتک التـی أرجـو بهـــا

صـــفـــحـــاً جـــمیلاً عـــن قبیـح ذنـوبـــی

ترجمہ: اپنی شفاعت سے نوازیے، مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خوبی کے ساتھ میرے بدترین گناہ معاف فرمادے گا۔۲۵

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ [۱۵ الحجر ۸۵]

ترجمہ: سوآپ خوبی کے ساتھ درگزر کیجیے۔

مولانا روم کی مثنوی میں عربی اشعار بھی ہیں ان میں بھی انھوں نے قرآن وحدیث سے اقتباسات لیے ہیں۔ پہلے دفتر میں یہ شعر ہے:

لَاتُـــکَـــلِّـــفْـــنِـــیْ فَـــاِ نِّـــی فِـــی الْـفَـنَـــا

کَـــلَّـــتْ افْـهَـــا مِـــیْ فَـلااُ حْـصِـــیْ ثَـنَـــا

ترجمہ: مجھے مدح کرنے پر مجبور نہ کر، میں بے خودی کی حالت میں ہوں، میرے ہوش وحواس بے کار ہورہے ہیں، پس میں (اس کی) پوری تعریف نہیں کرسکتا۔

حدیث :لاَ أُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلَی نَفْسِکَ [مسلم۔عَنْ عَائِشَةؓ]

ترجمہ: میں تیری اس طرح تعریف نہیں کرسکتا جیسا کہ تو اپنے آپ میں تعریف کے قابل ہے۔

فارسی شعراء میں عطار، رومی، سعدی، حافظ، جامی، نظیری، خسرو، غالب اور آخر تک کے شعراء نے قرآن وحدیث سے اقتباسات اخذ کیے ہیں۔ مولانا روم کے یہاں تو کثرت سے ایسے اشعار ملیں گے جن میں قرآن کی آیات اور حدیث کے اجزا ملیں گے۔ ذیل کے اشعار دیکھیے۔

عشق جانِ طور آمد عاشقاں

طور مست و خـــر مـــوســـیٰ صـــاعـــقـــا

وَخَرَّ موسَی صَعِقًا[۷ الأعراف ۱۴۳]

ترجمہ: اور موسیٰؑ بے ہوش ہوکر گر پڑے۔

دست او را چوں دست خویش خواند

یا یـــــد اللہ فـــــوق ایـــــدیهـــــم براند

يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ [۴۸ الفتح ۱۰]

ترجمہ: اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

در وجود تو شوم من منعدم
چون مجسّم حبّ یعمی و یصّم

حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِی وَیُصِمُّ [مسند احمد۔ عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ]

ترجمہ: کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

دفتر ششم میں یہی حدیث اس طرح نظم کی ہے۔

پس نبیند جملہ را باطمّ و رمّ
حبک الاشیاء یعمی و یصم

ایک شعر اور دیکھیے:

معنی نختم علیٰ افواہیم
این شناس اینست رہ رو را مہم

الْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ [۳۶ یسٓ ۶۵]

ترجمہ: آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے۔

شیخ فرید الدین عطار کہتے ہیں:

فسبحان الذی اسریٰ بعبدہ
الی الجبروت والملکوت کلہ

سُبْحَانَ الَّذِی أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى [الاسراء]

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

حدیث: سُبْحَانَ ذِی الجَبَرُوتِ وَالمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ [ابو داؤد۔ عن عَوْفِ بنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيّ]

ترجمہ: پاک ہے اللہ قدرت و بزرگی اور بادشاہت والا، بڑائی اور عظمت والا۔

ہزار زلزلہ در جوہر زمیں افتد
زنعرہ لمن الملک واحد القہّار

لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ [۴۰ غافر ۱۶]

ترجمہ: آج کے روز کس کی حکومت ہوگی بس اللہ ہی کی ہوگی جو یکتا اور غالب ہے۔

سنائی کہتے ہیں:

جو ہرش چون ز اضطرارِعقل ونفس اندر گذشت

گفت درگوشش کہ الرحمن علیٰ العرش استوا

الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى [۲۰ طٰہ ۵]

ترجمہ :وہ رحمٰن ہے عرش پر قائم ہے۔

چشمِ حافظ زیرِ بام ِقصر آن حورِ سر شت

شیوۂ جنات تجری تحتھا الانھار داشت

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ [۲ البقرۃ ۲۵]

ترجمہ: ان کے پاس جنتیں ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی۔

قرآن میں یہ آیت متعدد جگہ آئی ہے۔

شیخ سعدی فرماتے ہیں:

چون دل ببردی دین مبر ہوش از من ِ مسکین مبر

با مہربان کین مبر لا تقتلوا صید الحرم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقْتُلُواْ الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ [۵ المائدۃ ۹۵]

ترجمہ :اے ایمان والو! شکار مت مارو جب تم حالت احرام میں ہو۔

صاحب دل ”لا ینام قلبی“

مہمانِ ” ابیت عند ربی“

حدیث: قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ . فَقَالَ يَا عَائِشَةُ ، اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِى [صحیحین]

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورﷺ سے عرض کیا کہ آپ وتر سے پہلے سوجاتے ہیں، آپﷺ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا رہتا ہے۔

حدیث: اِنِّى لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، اِنِّى أَبِيتُ يُطْعِمُنِى رَبِّى وَيَسْقِينِى [مُتَّفَقٌ عَلَيهِ۔ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ]

ترجمہ: رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں میری رات یوں بسر ہوتی ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے پلاتا ہے۔

مولانا جامیؒ فرماتے ہیں:

شد فرش دیبا از سبزۂ صحرا

ارسلہ معنا یرتع و یلعب

أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ [۱۲ یوسف ۱۲]

ترجمہ: آپ ان کو (حضرت یوسفؑ) کل ہمارے ساتھ بھیج دیجیے کہ ذرا کھاویں اور کھیلیں۔

ایک دوسری جگہ مولانا نے اس آیت کو بہت زیادہ تغیر کے ساتھ نظم کیا ہے:

بکنج خانہ ماندہ روز تا شب
فارسلہ غدًا نرفع ونلعب

امیر خسرو کا شعر دیکھیے:

طاقت بہ دلم نماند یا رب
انزل لقلوبنا سکینہ

هُوَ الَّذِی أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِی قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ [۴۸ الفتح ۴]

ترجمہ: وہ اللہ ایسا ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون پیدا کیا ہے۔

علّامہ اقبال کے فارسی کلام میں اس قبیل کے بہت سے اشعار مل جائیں گے ۔اسرار خودی کا یہ شعر ہے:

تا خدائے کعبہ بنوازد ترا
شرح اِنِّی جَاعِلٌ سازد ترا

اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْأَرْضِ خَلِيفَةً [۲ البقرۃ ۳۰]

ترجمہ: میں ضرور بناؤں گا زمین میں ایک نائب۔

دل ز حَتّٰی تُنفِقُوا محکم شود
زر فزاید الفت زر کم کند

لَن تَنَالُواْ الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ [۳ آل عمران ۹۲]

ترجمہ: تم خیر کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے۔

رموز بے خودی میں ہے:

اہلِ حق را رمز توحید از بر است
در اٰتِی الرَّحْمٰنِ عبداً مضمر است

اِن كُلُّ مَن فِی السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اِلَّا آتِی الرَّحْمَنِ عَبْدًا [۱۹ مریم ۹۳]

ترجمہ: جتنے بھی کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کے حضور غلام ہو کر حاضر ہوتے ہیں۔

ان مثالوں سے پوری طرح واضح ہو جائے گا کہ ہم مسلمانوں کی زندگی قرآن و حدیث سے ہی روشنی حاصل کرتی ہے اس لیے کہ ہمارے

رگ وریشے میں قرآن وسنت بسا ہوا ہے یہاں تک کہ ہمارے علوم وفنون بھی انھیں دونوں سے جلا پاتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ وقتی طور پر ہم ادھر ادھر بھٹک جاتے ہیں مگر لوٹ کر پھر واپس آجاتے ہیں۔ اب اردو شاعری میں قرآن وحدیث کے اقتباسات ملاخطہ فرمائیے۔ پہلے ہم قرآن کے اقتباسات بیان کریں گے مابعد حدیث شریف کے اور یہ بھی دیکھیں گے کہ شعراء نے قرآن وحدیث کے اقتباسات سے کیسے کیسے لطیف و نازک خیالات پیدا کیے ہیں۔

اقتباسات قرآن

۱۔ **محمد قلی قطب شاہ المتوفی ۱۰۲۰ھ:**

پیغمبری تخت پر بیسے ہیں ، جب پیمبر
بیٹھے
تب پگ لگے نوانبر اس شمس والضحیٰ کا
قدم آسمان

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا [الشمس]

ترجمہ: قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی۔

قاضی محمود بحری صاحبِ مثنوی من لگن المتوفی ۱۷۱۸ء

اگر عالم سکل آگاہ عدو ہو
اُو الله الصمد ہوگا ہمارا

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ [الاخلاص]

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے وہ یعنی اللہ ایک ہے، بے نیاز ہے، اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

۲۔ **ولی دکھنی المتوفی ۱۱۱۹ھ:**

رات کو آؤں اگر تیری گلی میں اے حبیب
لب ذکرِ سبحان الذی اسریٰ کروں

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ البَصِيرُ [۱۷ الاسراء ۱]

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی، جس کے گرد اگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں تا کہ ہم اُن کو کچھ عجائبات قدرت دکھلائیں۔ بے شک اللہ بڑا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

تمام پات یسبّح بحمدہ کے بحکم
زبانِ حال سوں کرتے ہیں ذکرِ سبحانی

وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ [۱۷ الاسراء ۴۴]

ترجمہ: اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ اس کی پاکی بیان کرنے کو سمجھتے نہیں ہو۔

سجن کا مکھ منور نور آیت فال مصحف ہے
کہا ہل نامراداں پر دُعائے ہل اتی حافظ

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ [۸۸ الغاشیة ۵]

ترجمہ: کچھ پہنچی بات تجھ کو اس چھپانے والے کی کتنے منہ اس دن ذلیل ہونے والے ہیں، محنت کرنے والے، تھکے ہوئے گریں گے دہکتی ہوئی آگ میں اور ایک کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی ملے گا۔

وہ چہ پاوے مطلب راضیةً مرضیة
محض اللہ جگ میں جو اعمال پہنانی کرے

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي [۸۹ الفجر ۳۰]

ترجمہ: اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار کی طرف چل اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش پھر تو میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

چہرۂ گل رنگ و زلف موج زن خوبی منیں
آیت جنّات تجری تحتها الانهار ہے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ [۲ البقرة ۲۵]

ترجمہ: ان کے پاس جنتیں ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی۔

منیرؔ شکوہ آبادی نے بھی اس طرح اسے باندھا ہے۔

اسی جلوس سے ہوں گے بہشت میں داخل
سبھوں کو بخشیں گے جنات تحت الانهار

۳۔ سراج اورنگ آبادی المتوفی ۱۷۶۴ء:

جیوسیں یبقی وجہ ربک کی سدا سمرن کوں پھیر
دور کر من سے خیال من علیها فان کا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [۵۵ الرحمٰن ۲۷]

ترجمہ: جتنے روئے زمین پر ہیں سب فنا ہو جائیں گے اور آپ کے پروردگار کی ذات جو کہ عظمت اور احسان والی ہے باقی رہ جائے گی۔

۴۔ میر تقی میرؔ المتوفی ۱۸۰۸ء:

اب حال اپنا اس کے ہے دل خواہ
کیا پوچھتے ہو ، الحمد للّٰہ

الْحَمْدُ للّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [الفاتحة]

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو ہر ہر عالم کا پروردگار ہے۔

یہ الفاظ احادیث میں بہت کثرت سے آئے ہیں۔ ہر نعمت کے ملنے پر آپ کی زبانِ مبارک سے نکلا ہے۔اردو میں بھی یہ شکر کے موقع پر بے تکلف استعمال ہوتے ہیں۔

حدیث میں اکثر مقامات پر یہ آیا ہے:

الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذى أطْعَمَنِي وَسَقانى،الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذى أطْعَمنا وَسَقَانا،الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذى سَخَّرَ لنا هَذا، الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذى نَصَرَكَ وأعَزَّكَ وأكْرَمَكَ، الحَمْدُ لِلَّهِ على كُلّ حالٍ، الحَمْدُ للّه الذى كَسانى هَذَا الثَّوْبَ..................

کچھ مخبوں کا معتقد مت پوچھ
ہے علی ہی ھُوِ العلی کبیر

وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ [۲۲ الحج ۶۲]

ترجمہ: اور اللہ ہی عالی شان اور (سب سے) بڑا ہے۔

میرؔ نے ایک مخمس میں یہ شعر کہا ہے:

وہی احیا کن عظامِ رمیم
وہی رحماں وہی رؤف و رحیم

قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ [۳۶ یسٓ ۷۸]

ترجمہ: کہتا ہے کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب کہ وہ بوسیدہ ہوگئی ہوں۔

۵۔ مرزا رفیع سوداؔ المتوفی ۱۷۸۰ء:

صدقِ دل سے مدام بھیج دلا
صاحبِ شانِ قل کفیٰ پہ سلام

قُلْ كَفَى بِاللّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ [۱۳ الرعد ۴۳]

ترجمہ: آپ فرما دیجیے کہ میرے اور تمھارے درمیان (میری نبوت پر) اللہ تعالیٰ اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے کافی گواہ ہے۔

جیسے کہ کہیے اولـــــی الامـــــر ہے حُسین شہید
امام برحق و معصوم پاک از اجداد

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ [۴ النساء ۵۹]

ترجمہ: اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور تم میں جو صاحبِ حُکم ہیں ان کا بھی۔

۶۔ **قائم چاند پوری المتوفی ۱۷۹۳ء:**

ہم نے دیکھا ہے داغِ دل قائمؔ
وقـــنـــا ربَـــنـــا عـــذاب الـــنَّـــار

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [۲البقرة ۲۰۱]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بہتری عنایت کیجیے اور آخرت میں بھی، اور ہم کو دوزخ کی آگ کے عذاب سے بچائیے۔

غالبؔ نے بھی یہی باندھا ہے۔

دھوپ کی تابش آگ کی گرمی
وَقِـــنَـــا ربَّـــنَـــا عَـــذابَ الـــنّـــار

جوشؔ ملیح آبادی کے یہاں بھی یہی ہے۔

ہر نفس آگ ، ہر نفس بجلی
وقـــنـــا ربَـــنـــا عـــذاب الـــنَّـــار

۷۔ **میر محمدی بیدارؔ المتوفی ۱۷۹۴ء:**

صبح رویش وَالـــضُّـــحـــیٰ اَوْ ضَـــحُ
منشرح صدرش از الـــــم نشـــــرح

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ [۹۴ الشرح]

ترجمہ: کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا۔

مظہرِ خاصِ ذاتِ پاکِ احد
مُقبلِ لَـــمْ یَـــلِـــدْ وَ لَـــمْ یُـــوْ لَـــدْ

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ [۱۱۲ الاخلاص ۲]

ترجمہ: اس کے کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

۸۔ **ولی محمد نظیر اکبر آبادی المتوفی ۱۸۳۰ء:**

دیکھ سبزوں کی طراوٹ کو زمیں پڑھتی ہے
دم بدم انبتہُ اللہ نباتاً حسناً

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا [۳آل عمران ۳۷]

ترجمہ: پس ان کو ان کے رب نے بوجہ احسن قبول فرمالیا اور عمدہ طور پر ان کی پرورش کی اور حضرت زکریّاؑ کو ان کا سرپرست بنایا۔

محسن کاکوروی کے یہاں بھی ہے:

جملہ انبتہا اللہ نباتاً حسنا
ان دنوں فصل بہاراں میں ہے طغرائے چمن

ذوقؔ نے بھی اس آیت کو باندھا ہے، لیکن اس میں آیت کی طرف اشارہ ہے، اور یہ اقتباس کی تعریف سے خارج ہے۔ دیکھیے۔

جوشِ روئیدگیِ سبزہ پہ یاد آئی ہے
آیت انبتہُ اللہ نباتاً حسناً

سب نے انبتہُ اللہ باندھا ہے جب کہ قرآن مجید میں اَنۡبَتَهَا ہے۔

کیا جس نے مجھ سے عدات کا پنجہ
سنلقی علیک قولاً ثقیلا

اِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا [۷۳ المزمل ۵]

ترجمہ: ہم تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں (قرآنِ مجید)۔

کل اس کی زلفوں کے کوچہ سے اے دل
تو پڑھتا قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيلًا

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيلًا [۷۳ المزمل ۲]

ترجمہ: کھڑے رہا کرو رات کو مگر تھوڑا۔

کہستاں میں ماروں اگر آہ کا دم
فکانت جبالاً کثیباً مهيلا

وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا [۷۳ المزمل ۱۴]

ترجمہ: اور پہاڑ (ریزہ ریزہ ہوکر) ریگِ رواں ہوجائیں گے۔

۹۔ سید انشاالله خاں انشا المتوفی ۱۸۱۷ء:

بہار کہتی ہے یہ شعر واجب التعظیم
ہے امرتم کو بھی صَـلُّـوا وَسَـلِّـمُـوا تسـلیـم

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [۳۳ الاحزاب ۵۶]

ترجمہ: اے ایمان والو تم بھی رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

ناقوس صنم سے ہم بھی یہاں سنتے ہیں
سبحانک ما خلقت ھٰذا باطل

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [۳ آل عمران ۱۹۱]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار آپ نے اس کو لایعنی پیدا نہیں کیا پاکی ہے آپ کو سو ہم کو عذابِ دوزخ سے بچا لیجیے۔

عمل یا حیّ و یا قیّوم کا رکھتا ہوں میں انشا
پر اس کو کوئی سمجھے یا اولی الالباب کا گٹکا

فَاتَّقُواْ اللّهَ يَا أُوْلِي الأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ [۵ المائدة ۱۰۰]

ترجمہ: اے عقل مندو خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو۔

۱۰۔ حیدر علی آتش لکھنوی المتوفی ۱۸۱۷ء:

گوشِ عارف سے سنے لو تو ہر اک قبر سے ہے
نعرۂ فَـاعْتَبِـرُوا يَـا أُولِـي الْأَبْـصَـارِ بلند

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ [۵۹ الحشر ۲]

ترجمہ: اے آنکھوں والو (دانش مندو) عبرت پکڑو۔

۱۱۔ میر ببر علی انیس المتوفی ۱۸۷۴ء:

آؤں طرف رزم ابھی چھوڑ کے جب بزم
خیبر کی خبر لائے مری طبع اولوا العزم

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُوْلُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ [۴۶ الأحقاف ۳۵]

ترجمہ: آپ صبر کیجیے جیسے اور باہمت رسولوں نے صبر کیا تھا۔

۱۲۔ **مرزا سلامت علی دبیر المتوفی ۱۸۷۵ء:**

پانی بھرا گھٹا نے یہ طوفاں عیاں ہوا
یا ارْضُ ابْلَعِی سبق آسماں ہوا

یَا أَرْضُ ابْلَعِي مَائَکِ وَيَا سَمَاء أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاء [۱۱ هود ۴۴]

ترجمہ: اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان تھم جا اور پانی گھٹ گیا۔

۱۳۔ **مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ المتوفی ۱۸۶۹ء:**

دھوپ کی تابش آگ کی گرمی
وَقِنَا ربَّنَا عذابَ النّار

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [۲ البقرة ۲۰۱]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بہتری عنایت کیجیے اور آخرت میں بھی، اور ہم کو دوزخ کی آگ کے عذاب سے بچایئے۔

۱۴۔ **شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ المتوفی ۱۸۵۴ء:**

ہوا حمد خدا میں دل جو مصروفِ رقم میرا
الف الحمد رب العالمین کا ہے قلم میرا

الْحَمْدُ للّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [الفاتحة]

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو ہر ہر عالم کا پروردگار ہے۔

کبھی کرتا تھا قدم چرخ کا ثابت بجہات
اور کبھی کرتا تھا باطل بَسَمَاءُ انشَقَّت

اِذَا السَّمَاء انشَقَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ [۸۴ الانشقاق ۲]

ترجمہ: جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کا حکم سن لے گا وہ اسی لائق ہے۔

نازک اندام وہ اور سنگدل اس سے بھی سوا
آیا جن سنگدلوں کے لیے ہے ثُمَّ قَسَت

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً [۲ البقرة ۷۴]

ترجمہ: تمھارے دل پھر بھی سخت ہی رہے اُن کی مثال پتھر کی سی ہے بلکہ سختی میں زیادہ سخت۔

مصحف رخ ترا اے سایۂ ربّ العزت
کھول دے معنی اَتْـمَـمْـتُ عَـلَـيْـكُـمْ نِـعْـمَـت

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي [۵ المائدة ۳]

ترجمہ: آج کے دن تمھارے لیے تمھارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر تمھارا انعام تمام کر دیا۔

ہوا مسجودِ ملائک یہ ظَـلُـومٌ و جَهُـول
یعنی انسان قوی بخت ضعیف الخلقت

۱۵۔ میر اعظم خان شائق حیدر آبادی المتوفی ۱۸۹۷ء کا شعر ہے:

کیوں نہ انسان کو ظـلـومـاً و جھـو لا سمجھیں
کوئی یوں بار کا حامل نہ ہوا تھا سو ہوا

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا [۳۳ الاحزاب ۷۲]

ترجمہ: ہم نے یہ امانت آسمان و زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تھی سو انھوں نے اس کی ذمہ داری سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اپنے ذمے لے لیا، وہ ظالم ہے جاہل (نادان) ہے۔

وادیِ بطحا میں جیسے بر سر اصحاب فیل
معجز طیـراً ابـابیـل آیا وقت انہزام

وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ [۱۰۵ الفیل ۳]

ترجمہ: اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے۔

دوزخ میں بھی جائے نعرۂ هَـلْ مِـن مزید بھول
لائیں جو آہ کو شرر افشانیوں میں ہم

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ [۵۰ ق ۳۰]

ترجمہ: جس دن کو ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر گئی اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی۔

جو ہوویں اس کے ہوا خواہ وہ رہیں سر سبز
ہوں اس کے دشمن بدکیش خـالـداً فـی الـنـار

وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ [۴ النساء ۱۴]

ترجمہ: جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اُس کے ضابطوں سے نکل جائے گا اُس کو آگ میں داخل کر دیں

گے اسی طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ایسی سزا ہوگی جس میں ذلت بھی ہے۔

کیا تمھیں اے اولا ابصار نظر آتا ہے
یاں تو اغیار میں بھی یار نظر آتا ہے

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ [۵۹الحشر ۲]

ترجمہ: اے آنکھوں والو (دانش مندو) عبرت پکڑو۔

اسی آیت کے ذیل میں یہ اشعار ہیں:

۱۶۔ تسلیم لکھنوی التوفی ۱۹۱۱ء کا شعر ہے:

نور بخش دیدۂ معذور ہے دید چمن
کیا تعجب گر بنے چشم اولی الابصار

۱۷۔ منیر شکوہ آبادی التوفی ۱۹۱۱ء کا بھی اس میں شعر ہے:

اولی الابصار کو تقدیر نے بالکل مٹا ڈالا
کرے گی سوزنِ تقدیر کن آنکھوں کی مژگانی

عام طور پر اولی الابصار ہی دیکھنے میں آیا ہے لیکن آتش نے پوری آیت باندھی ہے۔

گوشِ عارف سے سنے لو تو ہر اک قبر سے ہے
نعرۂ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ بلند

کسی نے اس کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔

اسیر طوطی خوش لہجہ دامِ آفت میں
مقامِ فاعتبروا ہے اے اولی الابصار

ذوق کہتے ہیں:

دوزخ بھی جائے نعرۂ ھل من مزید بھول
لائیں جو آہ کو شرر افشانیوں میں ہم

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ [۵۰ ق ۳۰]

ترجمہ: جس دن کو ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر گئی اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی۔

غلام بھیک نیرنگ نے بھی باندھا ہے۔

تیغِ نظر سے دل پر وہ وار کرتے جاتے
اورلب پہ یاں صدائے هــل مــن مـــزیـد ہوتی

ذوقؔ کہتے ہیں:

الٰہی کس بے گناہ کو مارا سمجھ کے قاتل نے کشتنی ہے
کہ آج کوچے میں اس کے شور بِــأَيِّ ذَنــبٍ قُتـلْتَـنِـیْ ہے

وَإِذَا الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ [۸۱ التکویر ۹]

ترجمہ: اورجب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھاجائے گا کہ وہ کس گناہ پرقتل کی گئی تھی۔

جو ہو نہ تــابــعِ امــرِ تَشَــاوَروا فِـی الامْـر
توعقلِ کل کو کرے تو نہ ہر گز اپنا مشیر

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لاَنفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّهِ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ [۳ آل عمران ۱۵۹]

ترجمہ: سو کچھ اللہ ہی کی رحمت ہے جو آپ نرم دل مل گئے ان کو اور آپ ہوتے تندخو، سخت دل تو متفرق ہو جاتے آپ کے پاس سے سو آپ ان کو معاف کردیں اوران کے واسطے بخشش مانگیں اوران سے مشورہ لیں کام میں پھر جب قصد کر چکیں اس کام کا تو بھروسا کریں اللہ پر بے شک اللہ محبت کرتا ہے توکل کرنے والوں سے۔

۱۸۔ مومن خاں مومنؔ المتوفی ۱۸۵۱ء

لا عــلــم لــنـــا ہے یاد ہر چند
سب کچھ مجھے عجز نے بھلایا

لاَ عِلْمَ لَنَا إِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ [۲ البقرۃ ۳۲]

ترجمہ: ہم کو علم نہیں مگر وہی جو ہم کو آپ نے علم دیا بے شک آپ جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔

۱۹۔ نواب مصطفیٰ خاں شیفتہؔ المتوفی ۱۸۶۹ء:

کُــلّ یَــوْمٍ هُــوَ فِــي شَــان کی ہے جلوہ گری
اور وجہ شب تار و شب مہتاب نہیں

يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ [۵۵ الرحمن ۲۹]

ترجمہ: اسی سے (اپنی حاجتیں) سب آسمان وزمین والے مانگتے ہیں وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے۔

۲۰۔ مفتی غلام سرور لاہوری المتوفی ۱۸۹۰ء:

وعدہ یُعْطِیکَ رَبُّکَ کرچکا ہے کردگار
یا نبی حق کو رضا مندی تری منظور ہے

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى [۹۳ الضحی ۵]

ترجمہ: البتہ تیارب تجھے اتنا دیگا جس سے تو راضی ہو جائے گا۔

۲۱۔ مولانا الطاف حسین حالی المتوفی ۱۹۱۴ء:

چھوڑ جائیں گے جہاں میں جو کہ تجھ جیسے نشاں
چھوڑ جائیں گے وہی کچھ باقیات لصّالحات

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا [۱۸ الکهف ۴۶]

ترجمہ: مال اور اولاد حیاتِ دنیا کی ایک رونق ہے اور جو اعمالِ صالحہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں۔

عطارؔ کا بھی شعر ہے

ذکر باقی را بزرگان عمر ثانی خوانده اند
این ذخیرہ بس تو را الباقیات الصالحات

۲۲۔ نواب مرزا خاں داغ دہلوی المتوفی ۱۹۰۵ء:

قاب قوسین کا پایا ہے مقام عالی
اللہ اللہ رے یہ مرتبہ و رفعت وجاہ

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى [۵۳ النجم ۹]

ترجمہ: پھر اور نزدیک آیا سو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم۔

شمس الضحیٰ محمد بدر الدجی محمد
ہے نور پاک روشن صبح و شام تیرا

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا [۹۱ الشمس ۱]

ترجمہ: قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی۔

۲۳۔امیر مینائی المتوفی ۱۹۰۰ء

نَفَخْتُ فِیہِ مِن رُّوحِی کے معنی سے ہوا ثابت
خزانہ ہے محیط اس چشم روحِ مجرد کا

فَإِذَا سَوَّیْتُهُ وَنَفَخْتُ فِیهِ مِن رُّوحِی فَقَعُواْ لَهُ سَاجِدِینَ [۱۵ الحجر ۲۹]

ترجمہ: جب اس کو پورا اپنا چکوں اور اس میں جان ڈال دوں تو تم سب اُس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا۔

۲۴۔ محسن کاکوروی المتوفی ۱۹۰۵ء:

جملہ انبتها الله نَبَاتاً حَسنَا
ان دنوں فصل بہاری میں ہے طُغرائے چمن

آیت کے لیے دیکھیے نظیر اکبر آبادی۔

ہوئے پھر بھی جو سیہ دل متنبّی گم راہ
ختم اللہ علی قلبھم انا اللہ

خَتَمَ اللّهُ عَلَى قُلُوبِهمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ [۲ البقرة ۷]

ترجمہ: مہر لگادی اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر اور آنکھوں پر پردے ڈال دیے۔

شانہ حضرت کا ہے تشدید دو لام و اللیل
صاد ما زاغ بصر سرِمہ چشم ، اکحل

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى [۵۳ النجم ۱۷]

ترجمہ: بہکی نہیں نگاہ اور نہ حد سے بڑھی۔

جسے لائے گاتی ہوئی حُورِ عین
یطاف علیھم بکاس مُعین

یُطَافُ عَلَیْهِم بِكَأْسٍ مِن مَّعِینٍ [۳۷ الصافات ۴۵]

ترجمہ: پھرایا جائے گا اوپر ان کے پیالہ شراب کا۔

رکھے گا مرا رب مری آرزو
فمن رحمة اللہ لا تقنطوا

لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ [۳۹ الزمر ۵۳]

ترجمہ: تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو۔

عیاں فرما کے نور علمک ما لم تکن تعلم
کلامِ پاک کے تارے اتارے قلبِ انور میں

وَأَنزَلَ اللّٰهُ عَلَيْکَ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْکَ عَظِيمًا [۴ النساء۱۱۳]

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ باتیں بتلائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔

چمن پرور رنگ و بوئے کلام
بہ الہام انبئہم باسمائہم

قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ [۲ البقرة۳۳]

ترجمہ: فرمایا اے آدم! بتادے فرشتوں کو ان چیزوں کے نام پھر جب بتادے ان کے نام۔

نوید انّ ابرارھم فی نعیم
وعید انّ فجّار ھم ری جحیم

اِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ [۸۲ الانفطار۱۴]

ترجمہ: نیک لوگ بے شک آسائش میں ہوں گے اور بدکار (کافر) لوگ بے شک دوزخ میں ہوں گے۔

عیاں فرما کے نورِ عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ
کلامِ پاک کے تارے اتارے قلبِ انور میں

وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْکَ عَظِيمًا [۴ النساء ۱۱۳]

ترجمہ: اور آپ کو وہ باتیں بتلائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

۲۵۔ اکبر الہ آبادی المتوفی ۱۹۲۱ء:

فدا ہوں بادبانِ دیں و ملت کے نشانوں پر
پرستش میں مگر تقلید ابراہیم کرتا ہوں
فروغِ روئے انساں بھی ہے اور شمسِ تاباں بھی
مگر میں لا أُحِبُّ الآفِلِيْن تعلیم کرتا ہوں

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَى کَوْکَبًا قَالَ هَـذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لا أُحِبُّ الآفِلِينَ [۶ الأنعام۷۶]

ترجمہ: جب تاریکی چھا گئی تو انھوں نے (ابراہیم) ایک ستارہ دیکھا کہا یہ میرا رب ہے جب وہ غروب ہو گیا تو فرمایا میں غروب ہونے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔

اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پورے واقعہ کو بیان کیا ہے۔

سند ہماری ایاک نستعین اے دوست
اسی یگانۂ حاجت روا کو مانتے ہیں

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وإِیَّاکَ نَسْتَعِینُ [الحمد]

ترجمہ: ہم آپ کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے استعانت کے طالب ہیں۔

کام کو اٹھو چڑھاؤ آستین
لاَ یُضِیعُ اللّٰہُ أَجْرَ الْمُحْسِنِین

اِنَّ اللّٰہَ لاَ یُضِیعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِینَ [۹ التوبة ۱۲۰]

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ محسنوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

کس کو یہ خیال ہے کہ مومن کے لیے
قرآن ہے اَشَدُّ حَبا لِلّٰہ

وَالَّذِینَ آمَنُواْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ [۲البقرة ۱۶۵]

ترجمہ: اور جو مومن ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے نہایت قوی محبت ہے۔

وہ جنزل کہ دبّی تھی جن سے زمین
ہیں گر جامیں راکع مع الراکعین

وَارْکَعُواْ مَعَ الرَّاکِعِینَ [۲ البقرة ۴۳]

ترجمہ: اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے۔

ہر آن میں ہے شان خدائے قدیر کی
ہر سمت اک صدا ہے الیک المصیر کی

قَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَإِلَیْکَ الْمَصِیرُ [۲ البقرة۲۸۵]

ترجمہ: سب نے کہا کہ ہم نے سنا اور خوشی سے مانا اے پروردگار ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں اور آپ ہی طرف لوٹنا ہے۔

نجات کے لیے کافی ہے سینۂ صافی
پیادہ پائی پہ خوش رہ اِلی الابل انظر

أَفَلَا یَنظُرُونَ اِلَی الْإِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ[۸۸ الغاشیة ۱۷]

ترجمہ: کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح (عجیب طور پر) پیدا کیا گیا ہے۔

معانیِ قرآں کا لو کچھ مزا
پڑھو لَن یَضُرُّوکُمْ اِلَّا أَذًی

لَن يَضُرُّوكُمْ اِلَّا أَذًى وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ [۳آل عمران ۱۱۱]

ترجمہ: ہرگز نہ ضرر پہنچاویں گے تم کو مگر ایذا تھوڑی اور اگر لڑائی کریں گے تم سے پھیر دیں گے تم کو پیٹھ، پھر نہیں مدد دیے جاویں گے۔

تری معین فقط ہے خدا کی ذات اے دوست
خدا گواہ کہ سچّی یہی ہے بات اے دوست
طلب مدد کی نہیں ان سے جو ہیں خود محتاج
طلب مدد کی ہے بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ اے دوست

وَاسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ [۲ البقرۃ۴۵]

ترجمہ: اور مدد لو صبر اور نماز سے۔

یا رب کُل سلطنت ہے تیری
توتی الملک اور تنزع الملک

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ [۳ آل عمران ۲۶]

ترجمہ: تو کہہ یا اللہ مالک مُلک کے دیتا ہے تو ملک جس کو چاہے اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور ذلت دیتا ہے جس کو چاہے۔

یہ وقتِ شکستِ قوم کا ہے بخدا
کرتا ہوں میں تجھ کو اس کی تنبیہ اکبر
ایسی مسجد ہو جس میں اطلاق ضرار
قرآن کو مان لا تقم فیہ اکبر

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ [۹ التوبہ ۱۰۸]

ترجمہ: آپ اس میں کبھی (نماز کے لیے) کھڑے نہ ہوں البتہ جس مسجد کی بنیاد اوّل دن سے تقوی پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ اس میں (نماز کے لیے) کھڑے ہوں۔

کرمِ حق پہ رکھ نظر اپنی
جو عقیدہ ترا نہ ہو ڈھیلا
آسرا اس کا چھوڑ دے اکبر
وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیلاً

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیلًا [۷۳ المزّمّل ۸]

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اسی طرف متوجہ رہو۔

جلوۂ ارض و سما دکھلا کے ہے نیچر بھی چپ
لَا اِلٰہ اور قُل ھُو اللہ کہہ کے پیغمبر بھی چُپ
بحث اس کی ذات میں کر رہا ہے فلسفی
ایسے ایسے چُپ ہیں یہ ہو تا نہیں اس پر بھی چُپ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ اللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُن لَّہُ کُفُوًا أَحَدٌ [الاخلاص]

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ وہ یعنی اللہ (اپنے کمالات ذات وصفات میں) ایک ہے وہ بے نیاز ہے اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

۲۶۔ امجد حیدر آبادی المتوفی ۱۹۱۶ء:

تن کی کشتی میں رخ بن کر آیا
ساغر میں مرے صبو بن کر آیا
خیــــر مــــن الف شھــــر ہے آج کی رات
وہ پیکر جاں میں روح بن کر آیا

اِنَّا أَنزَلْنَاہُ فِی لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَھْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِکَۃُ وَالرُّوحُ فِیھَا بِاِذْنِ رَبِّھِم مِّن کُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ ھِیَ حَتَّی مَطْلَعِ الْفَجْرِ

ترجمہ: بے شک قرآن کو ہم نے شب قدر میں اتارا ہے، اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیا ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس رات میں فرشتے اور روح القدس (جبریلؑ) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر اترتے ہیں، سراپا سلام ہے وہ شب طلوع فجر تک رہتی ہے۔

یارب رہِ مستقیم معلوم نہیں
حادث کو درِ قدیم معلوم نہیں
سبحــــانک لا عـلـم لـنـــا پڑھتا ہوں
کچھ بھی مجھے اے علیم معلوم نہیں

سُبْحَانَکَ لاَ عِلْمَ لَنَا اِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ أَنتَ الْعَلِیمُ الْحَکِیمُ [البقرۃ]

ترجمہ: فرشتوں نے کہا ہم کو علم نہیں مگر وہی جو ہم کو آپ نے علم دیا، بے شک آپ جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔

کہایــا لیتنــی کـنـت تــربــا عرش اعظم نے
قدم جب سید عالم کا بر روے زمیں آیا

وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا[۷۸ النبأ ۴۰]

ترجمہ: اور کافر کہیں گے کاش ہم مٹی ہوئے۔

۲۷۔ احمد رضا خاں بریلوی التوفی ۱۹۲۱ء:

وَرَفَــعـنَـــا لکَ ذِكْــرَک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ [۹۴ الشرح ۴]

ترجمہ: اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا۔

انـــــت فیهـــم نے عدوکو بھی لیا دامن میں
عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

وَمَا كَانَ اللّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ[۸ الانفال ۳۳]

ترجمہ: اللہ اُن کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک آپ ان میں موجود ہوں گے۔

لَأَمْـــلَـــئَـــنَّ جَهَـــنَّـــمَ تھا وعدۂ ازلی
نہ منکروں کو عبث بد عقیدہ ہونا تھا

لَأَمْلأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ [۷ الأعراف ۱۸]

ترجمہ: میں ضرور تم سے جہنم کو بھر دوں گا۔

لیــلۃالــقــدر مــن مــطــلــع الــفــجــر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

احســـن اللہ لـــهٗ رزقــاً سے دے رزق حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا [۶۵ الطلاق ۱۱]

ترجمہ: بلاشک اللہ نے اچھا دیا ان کو رزق۔

ایسا اُمی کس لیے منت کشِ استاذ ہو
کیا کفایت اس کو اقـــــراء ربک الاکـــــرام نہیں

اقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِی عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ [۹۶ العلق ۵]

ترجمہ: پڑھ تیرارب بہت کرم کرنے والا ہے جس نے قلم سے تعلیم دی اور انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ جانتا نہ تھا۔

سب لحیہ و شارب ہے رُخ روشن دن
گیسو وہ شبِ قدر و براتِ مومن
مژگاں کی صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں
والفجر کے پہلو میں لَیَالٍ عَشْر

وَالْفَجْرِوَلَیَالٍ عَشْرٍوَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ [۸۹ الفجر ۳]

ترجمہ: قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جنت کی اور طاق کی۔

آتے رہے انبیاء کَمَا قِیلَ لَهُم
والخاتم حقکم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

الْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِینَکُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیتُ لَکُمُ الاِسْلَامَ دِینًا

[۵ المائدۃ۳]

ترجمہ: ہم نے آج کے دن اپنے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تمام کریں اور دین اسلام کو پسند کیا۔

۲۸۔ شادؔ عظیم آبادی المتوفی ۱۹۲۷ء:

کہا فقط غفر اللہ ذنبھم میں نے
ہمیشہ سخت کلامی سے محترز تھی زبان

وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِیمٌ [۳ آل عمران ۳۱]

ترجمہ: اور تمھارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ بڑے بخشنے والے مہربان ہیں۔

۲۹۔ علامہ اقبال المتوفی ۱۹۳۸ء:

حکمِ حق ہے لَیْسَ لِلْاِنسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی
کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار

مولانا ظفر علی خاں کہتے ہیں:

دیا ہے علم اگر تو نے تو ساتھ اس کے عمل بھی دے
کہ شرح لَیۡسَ لِلۡاِنسَانِ اِلَّا مَا سَعیٰ کر دے

مولانا حسرت موہانی کا انداز ہی عجیب ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

کس کو چاہوں اور میں تیرے سوا
لَیۡسَ لِلۡاِنسَانِ اِلَّا مَا سَعیٰ

لَّیۡسَ لِلۡاِنسَانِ اِلَّا مَا سَعَی [۵۳ النجم ۳۹]

ترجمہ: اور انسان کے لیے اُس کی محنت کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

علاّمہ اقبال کے اشعار دیکھیے:

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شانِ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ دیکھے

وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ [۹۴ الم نشرح ۴]

ترجمہ: اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا نام بلند کیا۔

آہ اے مرد مسلماں تجھے کیا یاد نہیں
حرف لا تَدۡعُ مع اللہ اِلٰھاً آخر

وَلَا تَدۡعُ مَعَ اللَّهِ اِلَهًا آخَرَ لَا اِلَهَ اِلَّاهُوَ [۲۸ القصص ۸۸]

ترجمہ: اور اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ پکارنا اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

مٹا دیا مرے ساقی نے عالم من و تو
پلا کے مجھ کو مئے لا اِلٰہَ الا ھو

هُوَ اللَّهُ الَّذِی لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ [۵۹ الحشر ۲۲]

ترجمہ: وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے کوئی معبود نہیں۔

عطا اسلاف کا جذبِ دروں کر
شریکِ زمرۂ لایحزنوں کر
خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
مرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

مَنۡ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الآخِرِ وعَمِلَ صَالِحًا فَلاَ خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلاَ هُمۡ یَحۡزَنُونَ[۵ المائدہ ۶۹]

ترجمہ: جوکوئی ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور نیک کام کیے، ایسے لوگوں پر نہ خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۳۰۔ مولانا ظفر علی خاں المتوفی ۱۹۵۶ء:

بٹھایا انتم الاعلون کی مسند پر امت کو
مسلمانوں کے سر پر اس نے رکھا تاج دارائی

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ [۴۷ محمد ۳۵]

ترجمہ: سوتم ہمت مت ہارو اور صلح کی طرف مت بلاؤ اور تم ہی غالب رہو گے۔

مصطفیٰ کو جب ملا اکملت لکم
گل ہمیشہ کے لیے شمع نبوت ہوگئی

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا[۵ المائدہ ۳]

ترجمہ: آج کے دن تمھارے لیے تمھارے دین کو ہم نے کامل کر دیا اور ہم نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا اور اسلام کو تمھارا دین بنے کے لیے پسند کیا۔

جن کا اللہ پر ایمان ہے اس کو یہ گروہ
انہ، لیس من اھلک کی سناتا ہے وعید

قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ [۱۱ ھود ۴۶]

ترجمہ: کہا اے نوح یہ تمھارے گھر والوں میں سے نہیں ہے اسکا عمل صحیح نہیں ہے۔

غوغائے اذا زلزلت الارض بپا ہے
پوری ہوئی اللہ کی قدرت کی وعید آج

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا [۹۹ الزلزلة ۱]

ترجمہ: اور جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جائے گی۔

سن لو جبریل امیں کا یہ پیغام
لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا

لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ [۳ آل عمران ۹۲]

ترجمہ: تم بھلائی کبھی نہ حاصل کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے۔

کلوا واشربوا آج عنوان ہے
کتابِ تمدن کی تمہید کا

كُلُوا وَاشْرَبُوا [۵۲ الطور ۱۹]

ترجمہ: کھاؤاور پیو۔

اِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا کہہ کے دیا ہے حق کو فروغ

پڑھ کے یہ افسوں منہ کے بل اس نے لات وہبل کو گرایا ہے

ایک شعر میں یہ ہے۔

جَاءَ الحَقُّ و زہقَ البَاطِل اس کی زباں پرآتے ہی

کفر کے برج سر فلک پر پرچم دیں لہرایا

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا [۱۷ اسراء ۸۱]

ترجمہ: اور کہہ دیجیے کہ حق آ گیا اور باطل ختم ہوگیا، واقعی باطل چیز تو یوں ہی آتی جاتی رہتی ہے۔

كَانَ اَمرُ اللهِ مَفْعُولاً کے معنی ہیں یہی

مُلک مِلک اُن کی ہے جو بندے ہوئے اسلام کے

وَكَانَ أَمْرُ اللّهِ مَفْعُولاً [۴ النساء۴۷]

ترجمہ: اور خدا کا یہ حکم تو ہونے ہی والا تھا۔

یاد رکھ بھولا ہوا ہے، والرجز فاهجر کا سبق

شرک کی رسموں سے باز آ کفر کی رسموں کو چھوڑ

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ [۷۴المدثر ۵]

ترجمہ: اور بتوں سے الگ رہو (جس طرح سے اب تک الگ رہے ہو۔)

بحکم اَعدّوالهم ما ستَطَعتُم

بڑھے جس قدر اپنی طاقت بڑھاؤ

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ [۸ الانفال ۶۰]

ترجمہ: اور اُن کافروں کے لیے جس قدر تم سے ہو سکے قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں اور سامان سے درست رکھو۔

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِب

ہے ایمان تو کرتے توکل کی خو بھی

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ [۶۵ الطلاق ۳]

ترجمہ: اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں

سے اس کو گمان تک نہیں ہوتا۔

۳۱۔ عبدالعزیز خالدؔ

ہمارے ہم عصروں میں عبدالعزیز خالدؔ صاحب ہیں وہ قرآن وحدیث سے استشہاد کرتے ہیں انھیں اس کا خاص ذوق بھی ہے اور ملکہ بھی، ان کی کئی کتابیں بھی آ چکی ہیں، منحمنا، مزمورِ میر مغنّی، دکانِ شیشہ گر، زنجیرِ رمِ آ ہو، لحنِ صریر وغیرہ وغیرہ۔ انھیں کتابوں سے ہم یہاں کچھ انتخاب کرتے ہیں۔

اسباب فراغ کے طلب گار نہیں
ہم تشنہ اب ابر گہر باد نہیں
لا علمَ لنا الا ما عَلَّمتَ
با وصف خودی، تشنۂ پندار نہیں

آیت کے لیے دیکھیے امجد حیدر آبادی۔

دم خوردہ انکار مجرد ہیں حواس
ہو زخمہ زنِ ساز تفکر احساس
سمجھو نہ اساطیر و قصص کو بے کار
تلک الامثال نضر بھا للناس

وَتِلْکَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ [۲۹ العنکبوت ۴۳]

ترجمہ: اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سوچیں۔

ہے جن کو غمِ بے کسی و مہجوری
کہتے ہیں کہ دنیا میں نہیں اُن کا کوئی
چپکے سے کرا یاد وہانی اُن کو
اللہ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُم کی

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ [۵۷الحدید ۴]

ترجمہ: اور وہ تمھارے ساتھ رہتا ہے خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو اور تمھارے سب اعمال کو بھی دیکھتا ہے۔

اے ذرۂ بے مایہ و اے مہرِ مبیں
تقسیمِ و ظائف ہی سے چلتی ہے مشیں
فضلنا بعضکم علیٰ بعض کی رمز
ہر راز کا ہوتا نہیں ہر کوئی امیں

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ[۲ البقرة ۲۵۴]

ترجمہ: ہم نے اُن میں بعضوں کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے۔

تاریخِ ملوک و اُمم افسانہ نہیں
اک دفترِ عبرت ہے یہ اے تخت نشیں
اُقسِمُ بِالخُنَّسِ الجَوارِ الکُنَّسُ
مِلکیت آدم نہ زمانہ، نہ زمیں

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ [۸۱ التکویر ۱۶]

ترجمہ: میں قسم کھاتا ہوں اُن ستاروں کی جو پیچھے ہٹنے والے، چلتے رہنے والے اور تھم جانے والے ہیں۔

کر گفتگو اے جانِ جہاں آہستہ
اعلان کا محتاج نہیں حرفِ وفا
بہروپیے اندازا اڑا لیتے ہیں
لا تقصص رویاک علیٰ اخوتک

يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ [۱۲ یوسف ۴]

ترجمہ: اے بیٹے! اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں کے روبرو بیان مت کرنا۔

اُٹھ جائے اگر اک بار حجابِ من و تو
تسکین و نوازش کے ہزاروں پہلو
نازل ہو بہشت سے دل زندہ کا رزق
يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبَ

آیت کے لیے دیکھیے مولانا ظفر علی خاں کے اشعار۔

ہیں اس کی توجہ کے عمومی پہلو
اعجاز ، کرامات ، کرشمہ ، جادو
اِن یَمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُر اے دل
حاشا لَا کَاشِفَ لَهُ اِلَّا هُو

وَإِن يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ [٦ الأنعام ۱۷]

ترجمہ: اور اگر اللہ تعالیٰ نے تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائیں تو اس کو دور کرنے والا اللہ کے سوا کوئی اور نہیں۔

ہر دور میں لوگوں نے رسولوں سے کہا
مــــا انتـــم الا بشــــرٌ مثــلُـنَــا
اٹھتا ہے کہاں ، بارِ نبوّت ، جب تک
غوغائے رقیباں کی کرے دل پرواہ؟

مَا أَنتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا[۲۶ الشعراء۱۵۴]

ترجمہ: اُن لوگوں نے کہاتم توہماری طرح معمولی آدمی ہو۔

اسرارِ دروں سے اسے آگاہ کیا
تاویل اِحادیث کا ملکہ بخشا
کم ظرف پرائی چیز پر اترائے
وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا

وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا [۱۸ الکهف۶۵]

ترجمہ: اورہم نے ان کواپنے پاس سےایک خاص طورکاعلم سکھایا تھا۔

مـن کـان یُـریـدُ حَـرث الآخـرد
خوش ہو کہ پھلے پھولے گی اُس کی کھیتی
بے شک ہے صراطِ مستقیم فرقاں
شہراہ نجات و شرف و عزّت کی

مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ [۴۲ الشوری ۲۰]

ترجمہ: اورجوشخص آخرت کی کھیتی کا طالب ہوہم اس کواس کی کھیتی میں ترقی دیں گے۔

ماضی کی نظر گاہ ہے مستقبل حال
ہو کیوں نہ تدارک و تلافی کا خیال
اک بات ہےلاتاس عَلیٰ مافات
ڈھلتا ہے نشاط کار میں دل کا ملال

لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ [۵۷ الحدید ۲۳]

ترجمہ: یہ اس لیے بتلادی ہے تاکہ جو چیزتم سے جاتی رہی ہےاس پرغم نہ کرواور جو چیزتم کوعطا کی گئی ہےاُس پراتراؤنہیں۔

ہیں گرچہ ہلاک جلوۂ لعبت چین
یارانِ پریشاں نظر و کوتہ بیں
میں اس کا ہوں نخچیر کہ تھا جس کا مشیر
ذِی قُوَّۃٍ عِندَ ذِی الْعَرْشِ مَکِینٍ

اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ کَرِیمٍ ا ۹ ذِی قُوَّۃٍ عِندَ ذِی الْعَرْشِ مَکِینٍ [۸ ا التکویر ۲۰]

ترجمہ: یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے ایک معزز فرشتہ (جبریل علیہ السلام) لایا ہوا۔ جو قوت والا اور مالک عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہے۔

اقتباساتِ حدیث

ملا نصرتی التوفی ۱۶۷۴ء:

زہے نامور سیّد المرسلین
کہ آخر ہووے شافع المذنبین

حدیث: اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلاتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلَی سَیِّدِ الْمُرْسَلِینَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِینَ، وَخَاتَمِ النَّبِیِّینَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُولِکَ [المعجم الکبیر للطبرانی۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍؓ]

ترجمہ: اے اللہ اپنے درود، اپنی رحمت اور اپنی برکتیں سیّد المرسلین، امام المتقین، خاتم النّبیین، تیرے بندے اور تیرے رسول پر نازل فرما۔

احادیث میں شافع المذنبین کی ترکیب تو نہیں ملی البتہ مفہوم حدیث ہی کا ہے۔

حدیث: یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَکَ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِی فَأَقُولُ یَا رَبِّ أُمَّتِی أُمَّتِی.[صحیح مسلم۔ عَنْ أَبِی هُرَیْرَۃَؓ]

ترجمہ: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو تمھیں دیا جائے گا، سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا، اے رب! میری امت میری امت (بخش دے)۔

میر تقی میر التوفی ۱۸۰۸ء

پیر مغاں سے بے اعتقادی
أستغفر اللّٰه ، أستغفر اللّٰه

حدیث: وعن ثَوبانَ رضی الله عنه قَالَ : کَانَ رَسولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم

اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلاتِہِ اسْتَغْفَرَ ثَلاثاً ، وَقَالَ اللّٰھُمَّ أنْتَ السَّلامُ ، وَمِنْکَ السَّلامُ ، تَبارَکْتَ یَاذَا الجَلالِ وَالاکْرَامِ)) قِیلَ لِلأوْزَاعِیِّ وَھُوَ أحَدُ رواۃ الحدیث : کَیْفَ الاسْتِغْفَارُ ؟ قَالَ : یقول : أسْتَغْفِرُ الله ، أسْتَغْفِرُ الله [مسلم ۔ عن ثوبانؓ]

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور پھر کہتے اللّٰھُمَّ أنْتَ السَّلامُ ، وَمِنْکَ السَّلامُ ، تَبارَکْتَ یَاذَا الجَلالِ وَالاکْرَامِ اوزاعیؒ سے دریافت کیا گیا وہ اس حدیث کی روایت کرنے والوں میں سے ایک ہیں، کہ استغفار کس طرح تھا؟ اوزاعیؒ نے کہا آپ فرماتے تھے أسْتَغْفِرُ الله ، أسْتَغْفِرُ الله.

مرزا رفیع سودا المتوفی ۱۸۱۰ء:

مَن زارَ تربتی وَ جبت لہ شَفاعتی
ان پر درود جن سے نوید ان بشر کی ہے

حدیث: مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَہُ شَفَاعَتِی [کنز العمال ۔ عَنْ ابْنِ عُمَرؓ]

ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

میر محمدی بیدار المتوفی ۱۷۹۴ء

آں مشرف بہ لحمک لحمی
ایں معزز بہ بَضْعَۃٌ مِنّی

حدیث: انَّمَا فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِنّی، یُؤْذِینِی مَا آذَاھَا، وینْصِبُنِی مَا أنْصَبھَا [احمد ۔ عن عبدِ اللّٰہِ بن الزّبَیْرؓ]

ترجمہ: بے شک فاطمہؓ میرا ٹکڑا ہے وہ چیز جو اسے تکلیف دے گی وہ مجھے تکلیف دے گی اور جو چیز اسے تھکائے گی وہ مجھے تھکائے گی۔

یہی حدیث اس طرح بھی مروی ہے۔

حدیث: فإنّمَا ابْنَتی بَضْعَۃٌ مِنّی یُرِیبُنی ما أرَابھا وَیُؤْذِینِی ما آذَاھا [ابو داؤد ، بیھقی ۔ المِسْوَرَ بنَ مَخْرَمَۃؓ]

ترجمہ: بے شک میری بیٹی (فاطمہؓ) میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے بیقرار کرے گی وہ مجھے بیقرار کرے گی اور جو چیز اسے تکلیف پہنچائے گی وہ مجھے تکلیف پہنچائے گی۔

لِحُمُکَ لَحمِیُ وَدَمُکَ دَمِیُ الخ............ تمھارا گوشت میرا گوشت اور تمھارا خون میرا خون ہے۔

یہ حضرت علیؓ سے روایت بتلاتے ہیں کہ خیبر کی فتح کے موقعہ پر رسول اللہﷺ نے ان سے فرمایا تھا۔ یہ حدیث نہیں ہے، اثنا عشری حضرات کی زبانوں پر رائج ہے۔

آل و اولادِ سید الثقلین
راحتِ قلب قُرۃُالعَیّنَیْنُ

فَلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [۳۲السجده۱۷]

ترجمہ: سوکسی کوخبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسےلوگوں کے لیےخزانہ غیب میں موجود ہے یہ ان کو ان کے اعمال کا صلہ ہے۔

حدیث: عَنِ الأَشْعَثِ بن قَيْسٍ ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ كِنْدَةَ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ لَكَ مِنْ وَلَدٍ ؟ قَالَ : لا ، إلا مَوْلُودٌ وُلِدَ لِي مَخْرَجِي إِلَيْكَ ، وَلَوَدِدْتُ أَنَّ لِي مَكَانَهُ شِبَعَ الْقَوْمِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لا تَقُلْ ذَاكَ ، فَإِنَّ فِيهِمْ قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَأَجْرًا إِذَا قُبِضُوا ، وَلَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ ، فَإِنَّهُمْ لَمَجْبَنَةٌ ، وَمَحْزَنَةٌ ، وَمَبْخَلَةٌ.[طبرانی الکبیر۔ عَنِ الأَشْعَثِ بن قَيْسٍؓ]

ترجمہ: اشعث بن قیسؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ میرے لیے شکم سیری کا سامان ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا مت کہو، اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اس میں اجر وثواب ہے جب ان کی جان قبض کر لی جاتی ہے۔ اگر تم ایسا کہتے بھی ہو تو اولاد دستی غم اور بخل کا باعث ہوتی ہے۔[کنز ۱۶ص۵۲۵]

سید انشاءاللہ خاں انشا المتوفی ۱۸۱۷ء:

آپس میں سحر گہے کی چہلیں اور پھر
بـــالـــصّـــوم غـــدٍ نـــوت اون کا کہنا

عام طور پر رمضان کے روزوں کی نیت ان الفاظ سے کی جاتی ہے۔

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

ترجمہ: میں نے رمضان کے روزوں کی نیت کی۔

نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى [البحر الرائق شرح کنز الدقائق]

ترجمہ: میں نے نیت کی کہ انشاءاللہ روزہ رکھوں گا۔

مرزا سلامت علی دبیر المتوفی ۱۸۷۵ء:

قرآن کا بطن ہوں خلف انـــزع البـــطـــن
قائم مقام قائد غُـــرّ الـــمُـــحَـــجَّـــلِـــین

حدیث: إِنَّ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ [مسند احمد۔ أَبو هُرَيْرَةَؓ]

ترجمہ: میری امت قیامت کے روز وضو کے اثر سے سفید پیشانی اور روشن اعضاء والی ہوگی۔

میر ببر علی انیس المتوفی ۱۸۷۴ء:

حُر پکارے بِـــأَبِـــي أَنْـــتَ وَأُمِّـــي
قابلِ عفو نہ تھے بندۂ عاصم کے گناہ

مولانا حالی کا شعر ہے:

اے چشمۂ رحمت بِـــأَبِـی أَنْـتَ وَأُمِّـی
دنیا میں ترا لطف سدا عام رہا ہے

حدیث: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

ترجمہ: (یارسول اللہ ﷺ) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

احادیث میں کثرت سے یہ جملہ آیا ہے۔

ہجر لکھنوی:

خیـــر الامـــور اوســـاطھـــا پرعمل
رکھا قدم جو راہ توسط کے درمیاں

خَيْرَ الْأُمُورِ أوْسَاطُهَا[أخرجه البيهقى فى شعب الايمان من رواية مطرف بن عبيد الله معضلا]

ترجمہ: بہترین اعمال میں درمیانہ روی ہے۔(بیہقی نے اس کو روایت کیا ہے۔طاہر پٹنی نے تذکرۃ الموضوعات میں اس کو موضوع کہا ہے)۔

شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد دہلوی المتوفی ۱۹۱۲ء:

ہم نے سب کی معاف بے ادبی
سَبَـقَـتْ رَحْـمَتِـیْ عَـلـیٰ غَـضَبِـیْ

حدیث: سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي [صحيحين ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ]

ترجمہ: میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی۔

ولی محمد نظیر اکبر آبادی المتوفی ۱۸۳۰ء:

نظیر اس کے فضل و کرم پر نظر کر
فَـقُــلْ حَسْبِـــیَ اللہُ نِـعْـمَ الْـوَکِیْلَا

حدیث: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ [ابو داؤد ـ عن عَوْفِ بنِ مَالِكٍؓ]

ترجمہ: مجھ کو میرا اللہ کافی ہے اور وہ بڑا کارساز ہے۔

مولانا حالی کہتے ہیں

کاہ سے لے کر کوہ تک ذرہ سے لے تا آفتاب
سب کو ہے جکڑے ہوئے اسباب کی حبـل الـمتیـں

احسن مارہروی کہتے ہیں:

ہے جماعت کی کرامت یہ مثل مشہور ہے
نام اس رشتے کا ہے اسلام میں حبل المتین

مولانا ظفر علی خاں کہتے ہیں:

فلسفی کہتے ہیں ان کا عروۃ الوثقیٰ ہے عقل
اور فقیہوں کے لیے حبل المتین بنتی ہے نقل

أَلاَ اِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ .فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ [الترمذی۔عَنْ مُعَاذِ بن جَبَلؓ]

ترجمہ: عنقریب فتنہ برپا ہوگا (حضرت علیؓ نے) استفسار کیا، اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ ارشاد فرمایا! کتاب اللہ، اس میں ماقبل کی خبریں ہیں، مابعد کی پیشن گوئیاں ہیں، یہ تمھارے درمیان اختلافات میں حکم ہے، یہ فیصلہ کن قول ہے ہزل گوئی نہیں، جس نے اس کو سرکشی کی وجہ سے ترک کیا اللہ اس کو مٹا کر رکھ دیں گے اور جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ اس کو گم راہ کر دیں گے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے، دانائی کا تذکرہ ہے، سیدھی راہ ہے۔

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىَ لاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ [۲ البقرة ۲۵۶]

ترجمہ: پس جو کوئی کفر کرے ساتھ شیطان کے اور ایمان لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق پکڑ رکھا اس نے کڑا مضبوط نہیں ٹوٹتا واسطے اس کے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

ذوقؔ کا شعر ہے:

گر قتل ہی کرنا ہے قاتل کہیں کر جلدی
لا حول ولا قوت کیا دیر لگائی ہے

حدیث: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللَّهِ كَانَ دَوَاءُ مِنْ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ دَاءٍ اَيْسَرَهَا الْهَم [کنز العمال۔رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرةؓ]

ترجمہ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللَّه ، ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنیٰ بیماری رنج و غم ہے۔

داغؔ دہلوی در تہنیتِ عید الفطر بنام نواب میر محبوب علی خاں کہتے ہیں:

سن کے لاحول ولا قوّتِ الا باللہ
جس طرح بھاگ کے فی النّار ہو شیطان پلید

حدیث: مَنْ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : قُلْ لِأُمَّتِکَ یَقُوْلُوا :لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَشْرًا ، عِنْدَ الصَّبَاحِ ، وَعَشْرًا عِنْدَ الْمَسِاءَ ، وَعَشْرًاعَنْدَ النَّوْمِ یَدْفَعُ عَنْهُمْ عِنْدَ النَّوْمِ بِلَوِی الدُّنْیَا ، وَعِنْدَ الْمَسِاءَ مَکَایِدَةِ الشَّیْطَان ، وَعِنْدَ الصَّبَاحِ أَسْوَأَ غَضَبِیْ.[الدیلمی ۔ عن أبی بکرؓ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی امت سے کہو کہ وہ صبح وشام اور سوتے وقت دس دس مرتبہ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کریں یہ نیند کے وقت دنیاوی مصیبتوں کو ان سے دفع کرے گی، شام کے وقت شیطان کے مکروفریب کو دفع کرے گی اور صبح کے وقت اس پر اپنا غصہ ٹھنڈا کرے گی۔

ایک شعراور ہے یہ انھوں نے عیدالاضحیٰ کی تہنیت کے سلسلے میں کہا تھا۔

رجم شیطانِ لعیں کے لیے کنکر مارے
پڑھ کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ

امجد حیدر آبادی المتوفی ۱۹۱۶ء:

نور مطلق پہ رُخ ترا شاہد ہے
سورج کے وجود پر ضیا شاہد ہے
ثابت ہوا لا الہٰ الا اللہ سے
شاہد ہے خدا کا تو خدا شاہد ہے

حدیث: مَا مِنْ عَبْدٍ یَشْهَدُ أن لا الهَ الَّا الله ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صِدْقاً مِنْ قَلْبِهِ الَّا حَرَّمَهُ الله عَلَى النَّار [مُتَّفَقٌ عَلَیهِ ۔ عن أنسؓ]

ترجمہ: تم میں سے جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردے گا۔

احمد رضا خاں بریلوی المتوفی ۱۹۲۱ء:

حدیث من رانی دل ہے اس گفتگو اوپر
کہ دیکھا جس نے اس کو دیکھی شکل یزدانی
کھلے کیا راز محبوب و محبّ مستان غفلت پر
شرابِ قَدْ رَأَی الْحَق زیبِ جامِ مَنْ رَآنِی

حدیث: مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لا یَتَمَثَّلُ بِی [الطبرانی ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسؓ]

ترجمہ: جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا بلا شبہ اُس نے مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ [بخاری]

مَـنْ زَارَ قَبْـرِی وَجَبَـتْ لَـہُ شَـفَـاعَتِـی
ان پر درود جن کے نوید ان بشر کی ہے

مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَہُ شَفَاعَتِی [شعب الایمان للبیھقی۔ عَنِ ابْنِ عُمَرؓ]

ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی۔

واں عمر حق گو زبانِ آں جناب
یـنـطـق الـحـق عـلـیـہ و الـصـواب

جَعَلَ اللّٰہُ الْحَقَّ عَلَی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہِ [ترمذی ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرؓ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور قلب پر حق کو جاری کردیا۔

حیدر علی آتش لکھنوی المتوفی ۱۸۱۷ء:

الـمـنـتـہ لـلـہ بصد منت ادھر سے
انکار تھا جس شئے کا اب اقبال ہوا ہے

حدیث: المنة لله تعالی [احیاء علوم الدین للغزالی]

ترجمہ: منت اللہ ہی کی ہے۔

بہادر شاہ ظفر المتوفی ۱۸۶۲ء نے بھی اس کو باندھا ہے۔

الـمـنـتـہ لـلـہ کی ہوئی اتنی تو تاثیر
کہتے ہیں وہ سن کر مری فریاد کو شاباش

محسن کاکوروی:

ے انگورئی الـفـقـر فـخـری کی حلال اس نے
را ہے جام جم سے سنگ مقصود اس کے مقصد کا

الفقر فخری

ترجمہ: فقر میرے لیے باعث فخر ہے۔

حدیث کے طور پر مشہور ہے، مگر ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث نہیں ہے۔

الْفَقْرُ فَخْرِی وَبِهِ أَفْتَخِرُ .وَهَذَا الْحَدِيثُ سُئِلَ عَنْهُ الْحَافِظُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ ؟ فَقَالَ : انَّهُ كَذِبٌ لَا يُعْرَفُ فِی شَیْءٍ مِنْ كُتُبِ الْمُسْلِمِينَ الْمَرْوِيَّةِ ، وَجَزَمَ الصَّنْعَانِیُّ بِأَنَّهُ مَوْضُوعٌ .

اس حدیث سے متعلق حافظ ابن تیمیہ سے سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا یہ جھوٹ ہے، مجھے نہیں معلوم کہ یہ مسلمانوں کی کتابوں میں کہیں روایت کیا گیا ہے۔اورصنعانی اسے موضوع بتاتے ہیں[26]۔ابن حجر اسے باطل کہتے ہیں۔[27]

محسؔن کاکوروی کا شعر ہے:

آنکھوں سے لکھوں صفت وہ آنکھیں
مـــــــا لا عیـــــنٌ رات وہ آنکھیں

حدیث: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مَا لاَ عَیْنٌ رَأَتْ وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلَی قَلْبِ بَشَرٍ [مسند أحمد۔ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَؓ]

ترجمہ: جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جنھیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا۔

محسؔن کاکوروی کہتے ہیں:

ملا اس سے، تھی جس کی جس کو طلب
بمصداق الـــمـــــرء مـــع مـــن احـــب

حدیث: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ [مُتَّفَقٌ عَلَیهِ۔ عَنْ أَبِی مُوسَیؓ]

ترجمہ: آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

امیؔر مینائی کہتے ہیں

پیدا ہوئے بادشاہِ ذی جاہ
آرائشِ تخت لـــــــی مـــــع اللہ

اقباؔل کا شعر بھی ہے:

تا کجا در روز و شب باشی اسیر
رمزِ وقت از لِیْ مَعَ اللّٰہ یاد گیر

احمد رضا خاں نے ذرا بدل کے کہا:

نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے
نبی راز دار مـــــع اللہ لـــــــی ہے

حدیث: لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یُسْعَنِیْ فِیْهِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَل

ترجمہ: میرے لیے اللہ کے ساتھ ایسا وقت ہے جس میں نہ تو کوئی مقرب فرشتہ پہنچ سکتا ہے نہ کوئی نبی مرسل۔

یہ حدیث کی حیثیت سے مشہور ہے۔البتہ ملاّ علی قاری نے موضوعات کبیر میں صوفیہ کا قول قرار دیا ہے۔فرماتے ہیں:

تذکرہ الصوفیة کثیرا وهو فی رسالة القشیری بلفظ لی وقت لا یسعنی فیه غیر ربی قلت ویؤخذ

منه أنه أراد بالملک المقرب جبریل وبالنبی المرسل نفسه الجلیل وفیه ایماء الی مقام الاستغراق باللقاء المعبر عنه بالسکر والمحو والفناء

ترجمہ: اس کا اکثر صوفیا تذکرہ کرتے ہیں۔ اور یہ رسالہ قشیریہ میں ان الفاظ کے ساتھ ہے "میرے لیے ایک ایسا وقت ہے جس میں میرے پاس خدا کے سوا کوئی نہیں آ سکتا"۔ ملّا علی قاری کہتے ہیں، مقرب فرشتہ سے مراد حضرت جبریل، اور نبی مرسل سے مراد خود آپ کی ذات ہے اور اس میں اشارہ مقامِ استغراق کی طرف ہے جسے آپ سکر، محو اور فنا سے تعبیر کرتے ہیں۔ ۴۸

صفائے آئینہ لا الٰــــــــــــه الا الله
جلائے سرمۂ مــــــــــا زاغ واقف اسراء

مَنْ قَالَ : لا اِلَهَ اِلا اللَّهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [المعجم الکبیر۔ عَنْ زَیْدِ بن أَرْقَمؓ]

ترجمہ: جس نے خلوص دل سے لا اِلَهَ اِلا اللّٰهُ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَی [۵۳ النجم ۱۷]

ترجمہ: بہکی نہیں نگاہ اور نہ حد سے بڑھی۔

شفق عماد پوری المتوفی ۱۹۴۴ء:

ہے ثابت اِنَّـمَـا الاعـمـال بـالـنیّـات سے
دیکھتا ہے دل کو بندے کے خداوند جہاں

حدیث: **اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ [مُتَّفَقٌ عَلَیهِ۔ من حدیث عمرؓ]**

ترجمہ: اعمال کا مدار نیتوں پر ہے۔

ذوقؔ کہتے ہیں:

آخرش دیکھا تو الـعـلـم حـجـاب الاکـبـر
عافیت پایا تو ہاں بلہ کو اہل جنت

حدیث: **اهل الجَنَّةِ بُلهٌ** [بخاری]

ترجمہ: جنت بے وقوفوں (یعنی سادہ لوگوں) کے لیے ہے۔

محسنؔ:

ہے کس ہو خطا ایزدِ پاک
لـو لاک لـمــا خـلـقـت الا فـلاک

حدیث: لولاک لولاک لما خلقت الأفلاک

ترجمہ: اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین کو پیدا نہیں کرتا۔

موضوعات کبیر میں ملاّ علی قاری فرماتے ہیں:

قال الصنعانی موضوع کذا فی الخلاصة لکن معناه صحیح فقد روی الدیلمی عن ابن عباس مرفوعا أتانی جبریل فقال قال الله یا محمد لولاک ما خلقت الجنة ولولاک ما خلقت النار

ترجمہ: صغانیؒ کہتے ہیں یہ موضوع ہے لیکن اس کے معنی صحیح ہیں کیوں کہ دیلمی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے ''اے محمد ﷺ آپ نہ ہوتے تو نہ میں جنت پیدا کرتا نہ دوزخ۔ ۲۹

عبدالعزیز خالد

شاہا! لا تمشِ فِی الارضِ مَرَحا
یہ دور ہے سر داریِ محنت کش کا
نیک و بدِ زندگی کا محور ہے شکم
سن: کَادَ الفَقرُ أنْ یَکُونَ کُفرًا

وَلاَ تَمْشِ فِی الْأَرْضِ مَرَحًا اِنَّکَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولاً [۱۷ الاسراء ۳۷]

ترجمہ: اور زمین پر اکڑ کر (اور تن کر) مت چل کہ تو زمین کو پھاڑ تو نہیں ڈالے گا اور نہ لمبا ہو کر پہاڑوں (کی چوٹی) تک پہنچ جائے گا

حدیث:۔ کَادَ الْفَقْرُ أَنْ یَکُونَ کُفْراً۔[شعب الایمان للبیهقی . عن انسؓ]

ترجمہ: کوئی تعجب نہیں کہ فقر کفر کی حد تک پہنچا دے ۔

ہے خاتمہ بالخیر تمنا، حسرت
ہم کاسہ و ہم کاس ہیں جہل و حکمت
العجزُ عن درّک الادراک، ادرک
تقدیرِ خرد! حیرت! حیرت! حیرت!

حدیث: العَجْزُ عَنْ دَرَکِ الادْرَاکِ ادْرَاکُ

ترجمہ: طلب کرنے کی محنت میں عاجزی خود مقصد تک پہنچنا ہے۔

ابن جوزی کی القوانین الفقهیة میں اسے حضرت صدیق اکبرؓ سے منسوب کیا ہے۔

ابن تیمیہ اس کو صحابہ و تابعین کے آثار میں سے بتلاتے ہیں۔

ینسب الی بعض الصحابة و التابعین ولا یصح .[الأحادیث والاثار التی تکلم علیها شیخ الاسلام ابن تیمیة]

اِنَّ الــعُــلَــمِــاءَ وَرَثَۃُ الــرُّسُلاء
ہےقولِ رسول: مَــا اَنَــا وَالــدُّنیــا ؟
خوددار، غنی، غیور، محتاط، شریف
کرتے نہیں عالم اِتباعِ اھواء!

حدیث: اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْأَنْبِیَاءِ [ترمذی ۔ عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِؓ]

ترجمہ: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

حدیث: عن ابن مسعود : أن رسول الله صلی الله علیه و سلم نام علی حصیر فقام و قد أثر فی جسده فقال له : ابن مسعود یا رسول الله لو أمرتنا أن نبسط لک و نفعل قال : مالی و للدنیا و ما أنا و الدنیا الا کراکب استظل تحت شجرة ثم راح و ترکها [شعب الایمان البیهقی]

ترجمہ: ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر سو رہے تھے جب آپ اٹھے تو دیکھا آپ کے جسم پر چٹائی کے نشان تھے، حضرت ابن مسعودؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں حکم دیتے کہ ہم آپ کے لیے کچھ بچھا دیتے اور ہم کچھ کر لیتے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! کیا ہے میرے لیے اور دنیا کے لیے؟ (یعنی مجھے دنیا سے کیا سروکار) میری اور دنیا کی مثال تو محض ایک سوار کی سی ہے جو کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرتا ہے پھر اسے وہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

ہے عز و شرف حسن عمل پر موقوف
اے اہل دل و درد! مُــرُوْ ابــالــمــعــروف
حُــبُّ الــنَّــاسِ عَــلامَۃُ حُــبُّ الله
ہاں تَھْـدُوْا لــضَّــالَّ تُــغِیْثُــوا الْــمَــلْھُوْف

حدیث: مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلاَ یُسْتَجَابَ لَکُمْ [ابن ماجہ ۔ عَنْ عَائِشَۃَؓ]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو قبل اس کے کہ تم دُعا مانگو اور قبول نہ کی جائے۔

حدیث: عَلاَمَۃِ حُبِّ اللّٰہ ذَکَرُ الله عَلاَمَۃ بُغْضُ الله بُغْضِ ذَکَرُ الله [کنز العمال ۔ عن انسؓ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ذکر اللہ ہے، اور اللہ سے بغض کی علامت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بغض ہے۔

شاعر نے تُغِیْثُوا الْمَلْھُوف باندھا ہے جب کہ حدیث میں ہے:

حدیث: تُعِیْنُوا الْمَلْھُوْفُ وَ تَھْدُوا الضَّالَّ [شعب الایمان للبیهقی . عن عمر بن الخطابؓ]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مدد کرو مجبور و مظلوم کی اور راستہ بتاؤ بھٹکے ہوئے کو۔

ایک اور حدیث ہے:

يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوف [بخاری۔ عَنْ أَبِی مُوسَی الْأَشْعَرِیّ]

ترجمہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غمگین اور بے کس کی مدد ے۔

لا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قط
ہے زہد ِ ریائی کا صلہ ضیق و سخط
اموال و صُور پر اترانے والو
اعمال و قلوب کو خدا دیکھے فقط

حدیث: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ[مُتَّفَقٌ عَلَيهِ]

ترجمہ: آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ہے سوز و گداز کسبِ طیّب کی جزا
اللَّهُمَّ أَحْيِنِی مِسْكِينًا
اے رازق و رزّاق و و دود و مودُود!
اِجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا

حدیث: اللَّهُمَّ أَحْيِنِی مِسْكِيناً وَّأَمِتْنِی مِسْكِيْناً وَّاحْشُرْنِی فِی زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ [کنز]

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ۔

حدیث: اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا [مسلم۔ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ]

ترجمہ: اے اللہ! محمد ﷺ کی اولاد کو بقدر بقائے حیات رزق عطافرما۔

بے وقر ہوئی یہ کشورِ پاکستان
میزان صداقت التیامِ قرآن
عبدالدرهم کوئی ابو الحرص کوئی
بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَان

حدیث: لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ [ترمذی۔ عَنْ أَبِی هُرَيْرَة]

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: دینار و درہم کے غلام پر لعنت ہو۔

طبرانی میں یہ حدیث ان الفاظ میں مروی ہے:

تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، تَعِسَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ [۴۹الحجرات ۱۱]

ترجمہ: ایمان لانے کے بعد بُرا نام (رکھنا) گناہ ہے۔

منظور و مرادِ حضرتِ پیغمبر
ہے اس کی زباں نطقِ خدائے اکبر
کہتا ہے وہی جو اس کا ہے مرتبہ داں
لو کان نبیٌ بعدی کان عُمر

حدیث: لَوْ كَانَ بَعْدِی نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ [عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ترمذی]

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطابؓ ہوتا۔

جاتے ہوئے عقل کو سلا جاتی ہے
سوئے ہوئے فتنوں کو جگا جاتی ہے
الْخَمْرُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَر
ہر عرق و عصب میں یہ سما جاتی ہے

حدیث: الْخَمْرُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرّ [مشکواۃ]

ترجمہ: شراب ہر بُرائی کی کُنجی ہے۔

کم کھانا کم سونا اکثر رونا
اکسیر ہے مٹی کو بنادے سونا
کلَ بنی اٰدمَ خطَّاءٌ پر
خیر الخطائین التوابون

حدیث: کلَ بنی اٰدمَ خطَّاءٌ و خیر الخطائین التوابون [عن انسؓ]

ترجمہ: ہر فرد و بشر خطا کار ہے اور بہترین خطا کار گناہوں سے توبہ کرنے والا ہے۔

ربَّ النّاسِ اِذھِب الباس اَشفِ
اسقُر عوراتی، آمن روعاتی
کرتا ہے طلب یہ بے نوا تیری پناہ
مِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِی الْعُقَدِ

حدیث: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا [بخاری۔ عَنْ

عَائِشَةؓ]

ترجمہ: اے لوگوں کے پالنے والے، اس کو شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری سوا کوئی شفا نہیں دے سکتا، ایسی شفا دے کہ کوئی شکایت باقی نہ رکھے۔

حدیث: اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِی، وَآمِنْ رَوْعَاتِی [عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرؓ]

ترجمہ: اے اللہ تو میری پردہ پوشی فرما اور میری عزت و آبرو کی حفاظت فرما۔

وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِی الْعُقَدِ [الفلق]

ترجمہ: اور (صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں) گنڈے کی گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے۔

الـمـومـنُ کـیّـسُ، فـطِـنٌ، وقّـاف
ہے اس کا شعار اعتدال و انصاف
دے مشورہ بے شائبۂ نفسانی
ہو ظاہر و باطن آئینہ ساشفاف

حدیث: الْمُؤْمِنُ كَيِّسٌ فَطِنٌ حَذِرٌ وَقَّافٌ ثَبِّتٌ لا يَعْجَلُ عَالِمٌ وَرِعٌ [الديلمی۔ عن أبانؓ عن أنسؓ]

ترجمہ: مومن عقل مند، ذہین محتاط، شبہات سے اجتناب کرنے والا، ثابت قدم، متین و باوقار، عالم و پرہیز گار رہوتا ہے۔

دل ہے ہدفِ ہواجسِ نفسانی
آماج گہِ وساوسِ شیطانی
اک عمر گزرنے پہ ہوا یہ عرفان
اِنَّ الشیـطــان ذِئبــُ الانســان

حدیث: اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الإِنْسَانِ [المعجم الكبير للطبرانی۔ عَنْ مُعَاذِ بن جَبَلٍؓ]

ترجمہ: شیطان انسان کا بھیڑیا ہے۔

اِنَّ عَيْـنَـیَّ تَـنَـامَـانِ وَ قَـلْبِـیُ لا يَـنَـام
محوِسر گوشی رہے شب بھر رجالِ غیب سے

حدیث: قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ . فَقَالَ يَا عَائِشَةُ ، اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِی [بخاری]

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِانور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا رہتا ہے۔

حواشی

۱۔ الاتقان فی علوم القرآن، سیوطی، علامہ جلال الدین، ج۲ص۳۹۰طبع میر محمد آرام باغ کراچی۔

۲۔ بحرالفصاحت، نجم الغنی رامپوری، ص۹۸۶طبع نول کشور لکھنو ۱۹۲۷ء۔

۳۔ مفردات القرآن، راغب اصفهانی، امام. طبع اصح المطابع. کراچی

۴۔ الاتقان ج اص۳۱۳۔

۵۔ بحرالفصاحت ص۱۲۲۶۔

۶۔ تذکرۃ البلاغت ص۱۷۷۔

۷۔ حدیث میں یہ آیتیں ہیں:

اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلاۃِ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِیفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِکِینَ اِنَّ صَلاتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ لاَ شَرِیکَ لَهُ وَبِذَلِکَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِینَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِکُ لاَ اِلَهَ لِی اِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّی وَأَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِی وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِی فَاغْفِرْ لِی ذُنُوبِی جَمِیعًا اِنَّهُ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِی لأَحْسَنِ الْأَخْلاقِ لاَ یَهْدِی لأَحْسَنِهَا اِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّی سَیِّئَهَا لاَ یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا أَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّهُ فِی یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ أَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوبُ اِلَیْکَ .[ابو داؤد، طبرانی۔ عَنْ علیؓ]

۹۔ پوری حدیث یہ ہے:

اللَّهُمَّ فَالِقَ الاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّیْلِ سَکَنًا وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا اقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَأَغْنِنِی مِنَ الْفَقْرِ وَأَمْتِعْنِی بِسَمْعِی وَبَصَرِی وَقُوَّتِی فِی سَبِیلِکَ [موطأ مالک ۔ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍؓ]

۱۰۔ الاتقان ج اص۳۱۳۔

۱۱۔ مفتاح الغیب المعروف به تفسیر الکبیر، رازی ج۱۳ ص۴۸، دارالاندلس، بیروت

۱۲۔ مشکل الآثار للطحاوی، ج۷، ص ۳۴۹، دار الکتب العلمیه

۱۳۔ سنن أبی داود، باب فی التریاق

۱۴۔ تفسیر القرآن لعبد الرزاق صغانی، ج۵ ص ۴۵۳، حدیث نمبر ۲۴۱۳، مکتبه احیاء التراث العربی

۱۵۔ تفسیر ابن کثیر، ج۴ص۳۵۲، طبع نور محمد، کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

۱۶۔ بخاری، باب التحریص علی القتال

۱۷۔ بخاری ،باب مایجوزمن الشعروالرجز
۱۸۔ کنز العمال، ج۳ ص ۸۴۹ حدیث نمبر ۸۹۲۳
۱۹۔ الاتقان ج ا ص ۳۱۴،و خزانة الادب از عبدالقادر بغدادی
۲۰۔ دیوان حسان بن ثابتؓ وخزانةالادب، ص ۴۲
۲۱۔ ایضاً،ص ۴۷
۲۲۔ نفح الطیب من غصن الأندلس الرطیب ،المؤلف : أحمد بن المقری التلمسانی ،الناشر : دار صادر بیروت لبنان،ج۶،ص۱۸۳
۲۳۔ الاتقان ج ا ص ۳۱۶
۲۴۔ ایضاً
۲۵۔ نفح الطیب،ج۶ص۱۸۳
۲۶۔ کشف الخفاء للعجلونی،الناشر : دار احیاء التراث العربی
۲۷۔ تلخیص الحبیر فی احادیث الرافعی الکبیر، ابن حجرالعسقلانی، تحقیق عبدالله هاشم الیمانی المدنی ج۳ ص ۱۰۹ طبع المدینة المنورة،۱۹۶۴ء،وکشف الخفاج ۲ ص ۸۲۸ حدیث ۱۸۳۵ .
۲۸۔ موضوعات کبیر،ملاّ علی قاری،ص۳۲۹طبع قرآن محل،کراچی
۲۹۔ ایضاً

قرآن حکیم،تفاسیراورمجموعۂ احادیث

۱۔ ''قرآن حکیم''۔ترجمہ اشرف علی تھانوی۔شاہ عبدالقادر۔شاہ رفیع الدین،طبع تاج کمپنی،لاہور۔
۲۔ ''تفسیرابن کثیر''،طبع نور محمد، کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی۔
۳۔ ''مفتاح الغیب المعروف به تفسیر رازی'' مکتبہ‌المعارف۔
۴۔ ''اقبال اورقرآن''،غلام مصطفیٰ خاں،ڈاکٹر،طبع ثقافت اسلامیہ لاہور۔۱۹۷۷ء۔
۵۔ ''مفردات القرآن'' ،راغب اصفهانی ،امام.طبع اصح امطابع .کراچی۔
۶۔ ''الاتقان فی علوم القرآن''،جلال الدین سیوطی،طبع میرمحمد کتب خانہ،آرام باغ،کراچی۔
۷۔ ''البرهان فی علوم القرآن''،للزرکشی،دار الکتب العلمیة بیروت۔
۸۔ ''صحیح البخاری''(تسیھل القاری)ترجمہ وحیدالزماں،علامہ،مطبع صدیقی لاہور۔
ترجمہ مرزاحیرت دہلوی،کرزن پریس دہلی،۱۳۲۱ھ۔

۹۔ ''صحیح مسلم''(المعلم)ترجمہ،علامہ،وحیدالرزماں،مطبع صدیق لاہور۔
۱۰۔ ''جامع ترمذی''،ترجمہ:علامہ،وحیدالرزماں،مطبع صدیق لاہور۔
۱۱۔ ''سنن ابی داوٗدٗ''(الھدی المحمود)،ترجمہ:علامہ،وحیدالرزماں،مطبع صدیق لاہور۔
۱۲۔ ''سنن نسائی''(روض الربی)،ترجمہ:علامہ،وحیدالرزماں،مطبع صدیق لاہور۔
۱۳۔ ''سنن ابن ماجہ''(رفع العجاجہ)،ترجمہ:علامہ،وحیدالرزماں،مطبع صدیق لاہور۔
۱۴۔ ''سنن دارمی''،ترجمہ:مرزاحیرت دہلوی،مطبع سعیدیہ کراچی۔
۱۵۔ ''شمائل ترمذی''،ترجمہ:شیخ الحدیث،محمدزکریا،فظاہرالعلوم سہارنپور،۱۳۴۴ھ۔
۱۶۔ ''ریاض الصالحین''(النووی)،ترجمہ،عابدالرحمٰن صدیقی،سعیدا ینڈسنز کراچی،سن ندارد۔
۱۷۔ ''مظاہرحق''(ترجمہ مشکواۃ)،ترجمہ،نواب،قطب الدین دہلوی،شیخ غلام علی اینڈسنز لاہور،۱۹۵۹ء۔
۱۸۔ ''مشارق الانوار''(حسن صفانی)،ترجمہ،مولانا،خرم علی بلہوری،نورمحمد کارخانۂ تجارت کتب کراچی۔
۱۹۔ ''الادب المفرد''،ترجمہ،عبدالقدوس،ہاشمی،نفیس اکیڈمی کراچی،۱۹۵۸ء۔
۲۰۔ ''بلوغ المرام''(ابن حجر)،ترجمہ،نامعلوم،اصح المطابع کراچی۔
۲۱۔ ''قول متین''(ترجمہ حصن حصین)ندوی،محمدعبدالعلیم،اصح المطابع کراچی۔۱۹۶۰ء۔
۲۲۔ ''معارف الحدیث''،نعمانی،محمدمنظور،نظامی پریس لکھنؤ،۱۹۵۴ء۔
۲۳۔ ''حیاۃ الصحابہ''(عربی)،الکاندھلوی،محمدیوسف وترجمہ:محمدعثمان خان،مولانا،ادارۂ اشاعت دینیات نظام الدین دہلی،۱۳۸۳ھ۔
۲۴۔ ''لغات الحدیث''،۶حصے،وحیدالزماں،علامہ،اصح المطابع،۱۹۵۶ء۔
۲۵۔ ''النھایة فی غریب الحدیث والاثر''، ابن الاثیر، طبع بیردت، مکتبه المعارف.
۲۶۔ ''البدایة والنھایة''، ابن کثیر، حافظ، طبع بیردت، مکتبه المعارف.
۲۷۔ ''کنز العمال''، علی متقی، شیخ، طبع حیدرآباد دکن، بیروت.
۲۸۔ ''مجمع الزوائد''، الھیثمی، علی بن ابی بکر، طبع دارالفکر بیروت.
۲۹۔ ''تحفة الاحوذی''، شرح جامع الترمذی، عبدالرحمن المبارک پوری، طبع دارالکتب علمیه بیروت.
۳۰۔ ''نوادر الاصول فی احادیث الرسول''، الحکیم الترمذی، طبع دارالجیل بیردت، ۱۹۹۲ء.
۳۱۔ ''المنجد''،دارالاشاعت کراچی،۱۹۶۰ء۔
۳۲۔ ''مشکواۃ المصابیح''۔مترجم طبع قران محل،کراچی۔
۳۳۔ ''موضوعات کبیر''۔ملاعلی قاری،ترجمہ حبیب الرحمٰن کاندھلوی،صدیقی،مولانا۔طبع قرآن محل،کراچی ۔
۳۴۔ ''کنوز الحقائق للمناوی ،عبدالرؤف''، ترجمہ،مفتی عبدالقادرافغانی،مدنی کتب خانہ،پٹیل پاڑہ،کراچی۔
۳۵۔ ''ترجمان السُّنَّہ''بدرعالم میرٹھی،مولانا۔طبع ادارۂ اسلامیات،لاہو ۔
۳۶۔ ''حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء''، ابونعیم الاصفھانی ،طبع دارالکتاب العربی ،بیروت ۱۴۰۵ھ.

۳۷۔ ''ترغیب والترھیب''. للمنذری، دار الکتب العلمیة بیروت

متفرقات

۱۔ التلمسانی، احمد بن محمد المقری، ۱۹۶۸ء، نفخ الطیب، بیروت، دار صادر

۲۔ الہٰ آبادی، اکبر، ۱۹۱۲، کلیاتِ اکبر، الہٰ آباد، انڈین پریس

۳۔ آتش، حیدر علی، ۱۹۲۹ء، کلیاتِ آتش، لکھنؤ، نول کشور

۴۔ بدایونی، فانی، ۱۹۳۹ء، عرفانیاتِ فانی، انجمن ترقی اُردو ہند

۵۔ بیگ، محمد سجاد مرزا، تسہیل البلاغت، دہلی، سجاد منزل

۶۔ ثابت، حسان بن، دیوان حسان ثابت، مصر، موقع ادب

۷۔ حالی، الطاف حسین، ۱۹۵۰ء، دیوانِ حالی، دہلی، ہمدرد پریس

۸۔ خان، غلام مصطفیٰ، ۱۹۷۷ء، اقبال اور قرآن، لاہور، ادارۂ ثقافتِ اسلام

۹۔ داغ، نواب مرزا خان، ۱۹۱۳ء، گلزارِ داغ، لکھنؤ نول کشور

۱۰۔ ۔۔۔۔، مہتابِ داغ، مجلسِ ترقی ادب

۱۱۔ داؤدی، خلیل الرحمٰن (مرتب)، ۱۹۶۱ء، دیوانِ درد، لاہور، مجلسِ ترقی ادب

۱۲۔ دہلوی، داغ، آفتابِ داغ، لکھنؤ، محمد تیغ بہادر

۱۳۔ دہلوی، سید احمد، ۱۹۱۸ء، فرہنگِ آصفیہ، دہلی، دفترِ فرہنگ آصفیہ

۱۴۔ دیوبندی، ذوالفقار علی، مولوی، تذکرۃ البلاغت، دہلی، مطبع علیمی

۱۵۔ غالب، اسداللہ خان، دیوانِ غالب، طاہریہ ایڈیشن

۱۶۔ کیفی، حقی، شان الحق، (مرتبین)، ۱۹۴۵ء، انتخابِ ذوق وظفر، دہلی، انجمن ترقی اُردو

۱۷۔ مصحفی، غلام ہمدانی، ۱۹۰۵ء، دیوانِ مصحفی، علی گڑھ، احسن المطابع

۱۸۔ میر، تقی میر، کلیاتِ میر، لکھنؤ، نول کشور

۱۹۔ مینائی، امیر، ۱۹۲۹، صنم خانۂ عشق، دکن، امیر المطابع

۲۰۔ مینائی، منشی امیر احمد، ۱۹۳۶ء، مراۃ الغیب، لکھنؤ، نول کشور

۲۱۔ نجم الغنی، ۱۹۲۷ء، بحر الفصاحت، لکھنؤ، نول کشور

۲۲۔ نیر، نور الحسن، نور اللغات، کراچی، جاوید پریس

Abstract

In Urdu Poetry under the impact of Quran and Hadith various topics of Divine writ and Prophetic adoptations, idioms, parables, parosody, smile, allegory, rhetrics and other figures of speech can be taken into account with relative classified sub-hadings.
There are many sucha a separate division in rhetorics. Extraction as a terminology is a specific approach in the art and literature. It basically encircles that part of a poits work in which there is no direct reference of Quran and Hadith. If reference is given it will not be "Iqtabas" (Extraction).
*This traditional attitude (sana *) has been in practice since very beginning of poetry. It is present in Arabic and Persian poetry, and has been upto now in the use since Doccan period of Urdu. This Article particularly gives in a vivid manner as to in how many ways the extract of Quran and Hadith are versified and what have been poets methodical usage with in the limits of meter and rhythm. They have indeed, very subtly clothed the holy thoughts in robe of versification.*

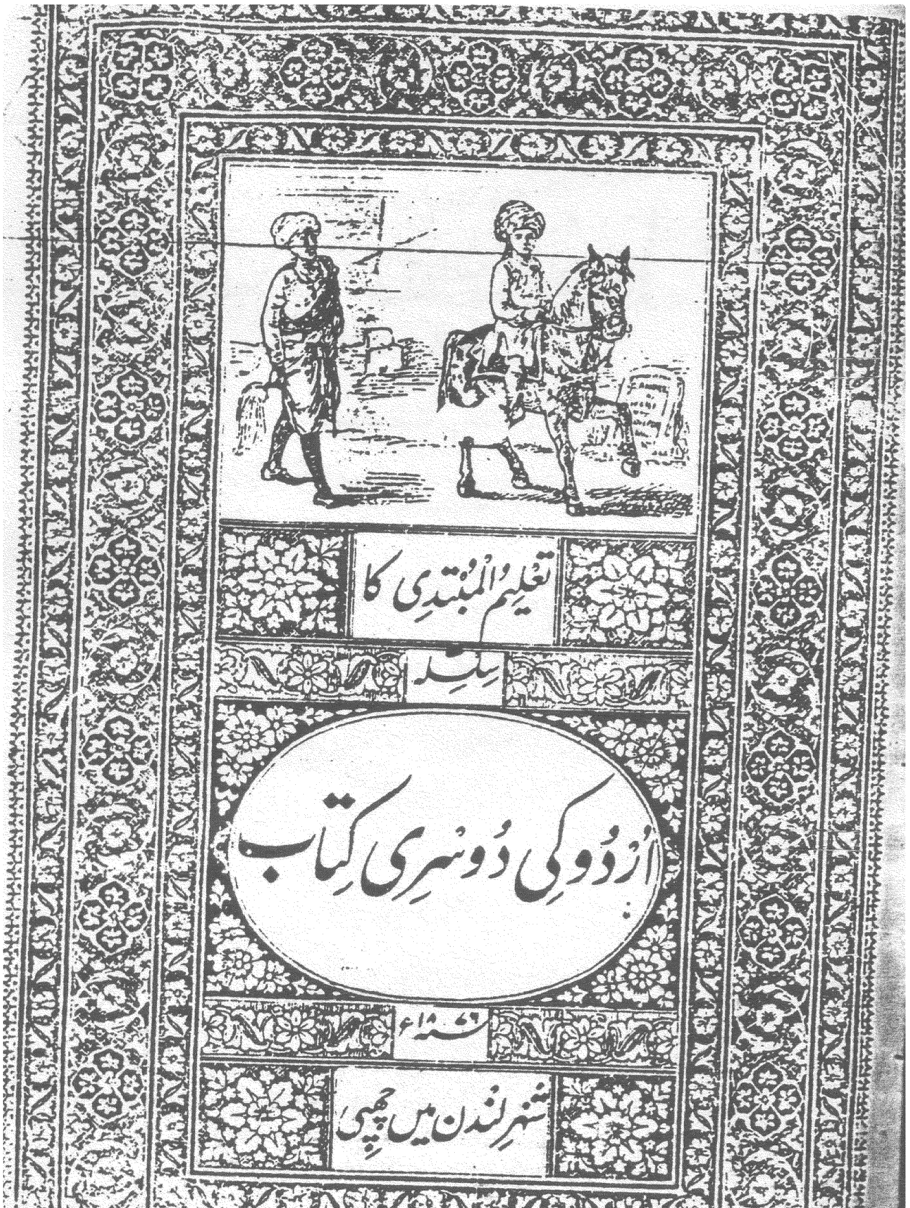
تعلیم المبتدی کا
سلسلہ
اُردو کی دوسری کتاب
شہر لندن میں چھپی